مُسلسل اِشاعت کے 59 سال

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

اکتوبر 2022ء | ربیع الاوّل ۱۴۴۴ھ

شمارہ: ۱۰ | جلد: ۲۶

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حُلیہءِ مُبارک

مرکزی مَجلسِ شُوریٰ کے اِجلاس کی کاروائی

تحفظِ ختمِ نبوّت واستحکامِ پاکستان کانفرنس لاہور

ستمبر ۱۹۷۴ء ایک تاریخ ساز دن

خطبہ استقبالیہ.....

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کراچی

قادیانی جماعت سے متعلق مالی کی سپریم کونسل کا فیصلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۱۰ جلد: ۲۶

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگرانِ اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ — مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہدِ ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ — مناظرِ اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ — خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ

حضرت مولانا عبد الرحمن میانویؒ — فاتحِ قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہؒ — حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

حضرت مولانا عبد الرحیم اشعرؒ — پیرِ طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ

حضرت مولانا عبد المجید لدھیانویؒ — حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندرؒ

حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ — حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ — صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلسِ منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبد الرزاق
مولانا عبد الرشید غازی	مولانا محمد اویس

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی کارروائی	مولانا اللہ وسایا/ صاحبزادہ عزیز احمد	03

مقالات ومضامین

نعت محمد عربی ﷺ/ حضور خاتم المرسلین ﷺ (منظوم)	آغا شورش کاشمیری/ حافظ لدھیانوی	07
امام الانبیاء ﷺ کا حلیہ مبارک	مولانا سید سلیمان ندوی	08
عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کراچی	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ	10
خطبہ استقبالیہ......تحفظ ختم نبوت کانفرنس کراچی	// // //	15
ختم نبوت کانفرنس کراچی کی رپورٹ، قراردادیں اور جھلکیاں	مولانا محمد قاسم	26
تحفظ ختم نبوت واستحکام پاکستان کانفرنس لاہور	مولانا عبدالنعیم	30
سالانہ ختم نبوت کانفرنس ایبٹ آباد	جناب اعجاز احمد	31

شخصیات

آہ! میرے محبوب......حضرت مولانا محبوب احمد خیر پوری	مولانا مفتی محمد آصف	32

ردقادیانیت

۷ر ستمبر......ایک تاریخ ساز دن	مولانا مفتی خالد محمود	33
قادیانی جماعت کے متعلق ’’مالی‘‘ کی سپریم کونسل کا فیصلہ	ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری	41
دفتر مرکزیہ ملتان میں ایک عظیم الشان اور ایمان پرور تقریب	مولانا محمد وسیم اسلم	45
یوم تحفظ ختم نبوت اور ردقادیانیت میں نوائے وقت کا بے مثال کردار	اداریہ نوائے وقت	48
عظیم الشان تحفظ ختم نبوت ریلیاں، قادیانیت مردہ باد کے نعرے	روزنامہ اسلام ملتان	52

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	54

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی کارروائی

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ، امابعد!

۲۵؍محرم ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۴؍اگست ۲۰۲۲ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس دفتر مرکزیہ زیر صدارت حضرت الامیر مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی منعقد ہوا۔

(۱) حضرت امیر مرکزیہ، (۲) حضرت مولانا سید سلیمان بنوری، (۳) مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، (۴) مولانا مفتی خالد محمود کراچی، (۵) مولانا مفتی محمد حسن لاہور، (۶) مولانا قاضی محمد ابراہیم اٹک، (۷) مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، کراچی، (۸) مولانا سمیع اللہ جان پشاور، (۹) مولانا عبیدالرحمٰن تلہ گنگ، (۱۰) مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن ٹنڈوآدم، (۱۱) مولانا حافظ محمد یوسف عثمانی گوجرانوالہ، (۱۲) جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ (اعزازی) تلہ گنگ، (۱۳) حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، (۱۴) اللہ وسایا، (۱۵) مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، (۱۶) مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، (۱۷) مولانا مفتی محمد راشد مدنی، (۱۸) مولانا حافظ محمد انس نے اجلاس میں شرکت فرمائی۔

مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب پہلے سے طے شدہ نظم کے باعث، مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی بوجہ علالت، مولانا قاری محمد یاسین بوجہ سفر عمرہ، مولانا احمد میاں حمادی بوجہ معذوری، حافظ نذیر احمد بوجہ معذوری، مولانا قاضی احسان احمد بوجہ مصروفیت تیاری کانفرنس کراچی، مولانا قاری انوارالحق کوئٹہ بوجہ سیلاب سیٹ نہ مل سکنے کے شریک نہ ہوسکے۔

سابقہ اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ ۷؍اگست ۲۰۲۱ء کی کارروائی مولانا حافظ محمد انس نے پڑھ کر سنائی، اجلاس نے توثیق کی۔ حضرت امیر مرکزیہ نے توثیقی دستخط ثبت فرمائے۔ بعدہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حلقہ ومتعلقین میں سے ۲۰۲۱ء گزشتہ شوریٰ کے اجلاس سے موجودہ اجلاس تک فوت ہونے والے حضرات کے لئے قرارداد تعزیت منظور کی گئی اور ان کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی گئی۔ دعائے مغفرت امیر مرکزیہ مدظلہم العالیہ نے فرمائی۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

نمبرشمار	نام ومقام	وفات	نمبرشمار	نام ومقام	وفات
۱	مولانا محمد احمد صاحب بہاولپور	یکم؍ستمبر۲۰۲۱ء	۲	چوہدری ریاست علی پکالاڑاں	۹؍نومبر۲۰۲۱ء
۳	صاحبزادہ رشید احمد خانقاہ سراجیہ	۲۵؍نومبر۲۰۲۱ء	۴	مولانا نورالاسلام ڈھاکہ	۲۹؍نومبر۲۰۲۱ء
۵	مولانا محمد یوسف اول فیصل آباد	۱۸؍دسمبر۲۰۲۱ء	۶	مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا	۲۶؍دسمبر۲۰۲۱ء
۷	مولانا مفتی داؤد احمد لاہور	۷؍جنوری۲۰۲۲	۸	حاجی سیف الرحمٰنؒ بہاولپور	۹؍جنوری۲۰۲۲
۹	مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی انڈیا	۲۳؍جنوری۲۰۲۲	۱۰	مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی	۲۶؍جنوری۲۰۲۲ء
۱۱	مولانا قاسم قاسمی فقیروالی	۲۹؍جنوری۲۰۲۲ء	۱۲	مولانا محمد یوسف رابع فیصل آباد	۸؍فروری۲۰۲۲ء
۱۳	مفتی محمود اشرف عثمانی کراچی	۲۷؍فروری۲۰۲۲ء	۱۴	مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر	۲۷؍مارچ۲۰۲۲ء
۱۵	قاری یعقوب عثمانی فیصل آباد	۲۸؍اپریل۲۰۲۲ء	۱۶	مولانا قاری محمد غازی لاہور	۲۴؍مئی۲۰۲۲ء
۱۷	مولانا عارف حجازیؒ مکہ مکرمہ	۲۹؍مئی۲۰۲۲ء	۱۸	جناب میاں عبدالحمیدؒ لاہور	۴؍جولائی۲۰۲۲ء
۱۹	صوفی نور محمد ہاشمی لیاقت پور	۲۴فروری۲۰۲۲ء	۲۰	مولانا حماد اللہ درخواستی خانپور	۹؍اگست۲۰۲۲ء
۲۱	مولانا امان اللہ خالدی کراچی	۴؍جولائی۲۰۲۲ء	۲۲	مولانا یعقوب قاسمی ڈیوزبری	۱۸؍اگست۲۰۲۲ء

مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے اپنے اپنے شعبہ کی تفصیلی رپورٹ مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کی۔ ان کی روشنی میں اگلے سال کام کے لئے فیصلے ہوئے۔

۱...... بیرون ملک قادیانی سرگرمیاں

بیرون ملک قادیانیوں کی سرگرمیوں پر غور وخوض کیا گیا اور مولانا سید سلیمان بنوری کی سربراہی میں مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کراچی پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی۔ کمیٹی تمام معاملات پر غور کر کے مناسب اقدام کرے گی۔

۲...... اندرون ملک کام کا پھیلاؤ اور تنظیم سازی کے تقاضے

نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے پاکستان میں جماعت کی تنظیم سازی سے متعلق تفصیل سے مجلس شوریٰ کے سامنے رپورٹ پیش کی۔ دوسرے اراکین نے بھی بحث میں حصہ لیا۔ شوریٰ میں فیصلہ ہوا کہ تمام تر اجلاس کی اس امر پر گفتگو اور فیصلہ خود مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب مرتب کر دیں اور پھر اسے مجلس کے مرکزی ترجمان ماہنامہ لولاک میں شائع کر دیا جائے تاکہ ملک بھر کی تمام جماعتیں اس کی پابندی کریں۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے مجلس کی تنظیم سازی سے متعلق مندرجہ ذیل تفصیلات حسب فیصلہ لکھ کر عنایت کیں، ان کے قلم سے پیش خدمت ہیں۔ جو یہ ہیں:

’’ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ منجملہ دیگر امور کے میرے (عزیز احمد) اور چند دیگر احباب کی طرف سے مجلس شوریٰ کو اجلاس میں اس طرف متوجہ کیا گیا کہ ملک بھر کے طول وعرض میں جس قدر مجلس کا کام بڑھ رہا ہے اسی قدر مسائل اور مشکلات بھی بڑھ رہی ہیں۔ گزارش کی گئی کہ اس امر کی طرف توجہ دی جائے اور مستقل سدباب کیا جانا چاہئے اور مستقل لائحہ عمل اپنانا چاہئے۔ اس گفتگو میں تمام احباب نے حصہ لیا کہ مجلس ایک مستقل ادارہ اور جماعت ہے اور مجلس کے اکابر نے دستور العمل مرتب فرمایا جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ دستور پر مکمل عمل کرنا خیر وبرکت کا باعث ہے اور جہاں کہیں کچھ تنازعات اور شکررنجیاں ہیں دستور کی روشنی میں ان کو حل کیا جانا چاہئے اور جہاں کہیں ہمارا عمل دستور کے مطابق نہیں ہے وہاں اپنے عمل کو دستور کے تابع لانا چاہئے۔ جیسے کہ دستور کے تحت دو باڈیاں ہیں ایک مرکزی باڈی اور دوسری مقامی باڈی۔ اس کے علاوہ دستور میں کوئی تیسری باڈی نہیں۔ دستو میں ہے کہ:

تشکیل جماعت

دفعہ نمبر۴: مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے پورے جماعتی نظام کی تشکیل حسب ذیل صورتوں میں ہوگی:

۱...... مقامی تنظیم۔　　۲...... مرکزی تنظیم

۴/۱...... مجلس تحفظ ختم نبوت کی مقامی جماعتوں کے انتخاب تین سال کے لئے ہوں گے۔

۴/۲...... مجلس کی تمام مقامی جماعتوں کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ تیسرے سال کی آخری سہ ماہی میں اپنے انتخابات کی تجدید کرلیں۔

مقامی تنظیم

دفعہ نمبر۵:...... ۵/۱　جس مقام پر کم ازکم پچیس ارکان مجلس تحفظ ختم نبوت موجود ہوں گے۔ وہاں مقامی جماعت کی تشکیل بمنظوری مرکزی منتظمہ عمل میں لائی جاسکتی ہے۔

۵/۲...... اگر کسی وجہ سے انتخاب نہ ہوسکے تو کسی رکن کو صرف نگران مقرر کردیا جائے۔

۵/۳...... اگر کسی مقام پر اس تعداد سے کم اراکین موجود ہوں تو وہ کسی قریبی جماعت سے تعلق پیدا کریں گے اور وہ اس جماعت کی نگرانی میں کام کرسکیں گے۔

مقامی مجالس کے عہدیدار حسب ذیل ہوں گے جسے مقامی مجلس منتظمہ سے موسوم کیا جائے گا:

۱...... امیر　　۲...... نائب امیر　　۳...... ناظم عمومی

۴...... ناظم مالیات　　۵...... ناظم تبلیغ　　۶...... ناظم نشرواشاعت

۵/۴...... بیرون پاکستان جہاں کہیں حسب دستور ممبرشب اور تشکیل جماعت ممکن نہ ہو۔ وہاں امیر مرکزیہ

اپنی صوابدید پر جماعتی باڈی نامزد کرنے کے مجاز ہوں گے۔ نامزد شدہ باڈی کی حیثیت اور اختیارات منتخب باڈی کی طرح ہوں گے۔ یہ نامزدگی عرصہ تین سال کے لئے ہوگی۔ جسے قریبی اجلاس شوریٰ میں توثیق کے لئے پیش کریں گے۔

طریق انتخاب

۵/۵...... تمام مقامی مجالس کے عہدیداروں کا تقرر اراکین مجلس بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ کریں گے۔ ہر رکن نام تجویز کرنے کا مجاز ہوگا اور انتخاب میں فیصلہ کثرت رائے سے کیا جائے گا۔

۵/۶...... ہر مقامی جماعت کی ایک شوریٰ ہوگی جس کے اراکین کی تعداد بشمول مقامی منتظمہ ۷ تا ۱۱ ہوگی جسے مقامی امیر نامزد کرے گا۔

۵/۷...... مقامی مجلس کے جملہ عہدیدار اپنے اپنے عہدہ کے لحاظ سے مقامی شوریٰ کے رکن ہوں گے۔

۵/۸...... مقامی مجلس کا کوئی عہدیدار کسی عذر کی بناء پر سبکدوش ہوجائے یا موت کی وجہ سے عہدہ خالی ہوجائے تو اس عہدہ کا دوبارہ انتخاب ہوگا۔ (دستور مجلس ص۱۰، ۱۱، ۱۲ طبع ششم)

مجلس شوریٰ کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ دستور پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے اور جہاں جہاں دستور کی خلاف ورزی ہے بتدریج دستور پر عمل کو یقینی بنایا جائے اور تمام مناقشات کو دستور کی روشنی میں حل کیا جائے۔'' (عزیز احمد)

یوم تحفظ ختم نبوت جلسہ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے زیر اہتمام یوم ختم نبوت ۷ ستمبر کے حوالہ سے جامع مسجد اللہ اکبر گلبرگ کالونی معصوم شاہ روڈ میں سالانہ جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ امسال ساتواں سالانہ یوم ختم نبوت پروگرام ۵ ستمبر ۲۰۲۲ء بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ پروگرام کی سرپرستی و نقابت مولانا منیر احمد جالندھری مدظلہ نے کی، جبکہ نگرانی حافظ محمد طلحہ جالندھری و حافظ محمد صہیب جالندھری نے کی۔ حمدیہ و نعتیہ کلام مولانا محمد سعد جالندھری نے پیش کئے۔ پروگرام سے خصوصی بیانات مخدوم زادہ مولانا محمد زکریا شاہ فیصل آباد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملتان کے مبلغ مولانا محمد وسیم اسلم کے ہوئے۔ اس موقع پر مولانا عطاء الرحمٰن مہتمم ریاض العلوم رشید آباد، مولانا قاری عبدالرحمٰن رحیمی، مولانا عبدالستار ناظم تعلیمات جامعہ رحیمیہ، مولانا قاری محمد اقبال مہتمم مدرسہ ابی ابن کعبؓ اور مولانا جنید احمد سمیت متعدد علماء کرام و کثیر عوام الناس نے شرکت کی۔

نعت محمد عربی ﷺ

آغا شورش کاشمیری

ہم پہ ہو تیری رحمت جم جم صلی اللہ علیک وسلم
تیرے ثنا خوان عالم عالم صلی اللہ علیک وسلم

ہم ہیں تیرے نام کے لیوا، اے دھرتی کے پانی دیوا
یہ دھرتی ہے برہم برہم صلی اللہ علیک وسلم

تیری رسالت عالم عالم تیری نبوت خاتم خاتم
تیری جلالت پرچم پرچم صلی اللہ علیک وسلم

دیکھ تیری امت کی نبضیں ڈوب چلی ہیں ڈوب رہی ہیں
دھیرے دھیرے مدھم مدھم صلی اللہ علیک وسلم

دیکھ صدف سے موتی ٹپکے دیکھ حیا کے ساغر چھلکے
سب کی آنکھیں پرنم پرنم صلی اللہ علیک وسلم

قریہ قریہ، بستی بستی دیکھ مجھے میں دیکھ رہا ہوں
نوحہ نوحہ ماتم ماتم صلی اللہ علیک وسلم

اے آقا، اے سب کے آقا! ارض و سما ہیں زخمی زخمی
ان زخموں پر مرہم مرہم صلی اللہ علیک وسلم

حضور خاتم المرسلین ﷺ

حافظ لدھیانوی

زینت کون ومکاں نغمۂ شیریں دہناں
دولت دیدہ وراں سروقداں گل بدناں

کوئی عالم ہو ترے نور سے ہے اس کا ظہور
پرتو رخ سے ہے تابندہ جہان گزراں

تیری ہی یاد سے روشن ہے شبستان وجود
خاک نقش کف پا سرمۂ صاحب نظراں

درد کی لو سے فروزاں رہی شمع ہستی
تیری یادوں سے ہے پر نور مرا قلب تپاں

ارض طیبا سے صدا مجھ کو سنائی دی ہے
اب رہ شوق میں کھلنے لگیں رنگیں کلیاں

میرے خواجہؐ تری اس شان کریمی کے نثار
بھر دیا گوہر مقصود سے میرا داماں

میری قسمت تھا یہ کیف مسلسل حافظ
میں کہ رہتا ہوں سدا نغمہ بلب شعلہ بجاں

(ہفت روزہ چٹان ۱۶/اپریل ۱۹۷۳ء)

امام الانبیاء ﷺ کا حلیہ مبارک

مولانا سید سلیمان ندوی

آپ ﷺ کا میانہ قد اور موزوں اندام تھے، رنگ سفید سرخ تھا، پیشانی چوڑی اور ابرو پیوستہ تھے۔ بینی مبارک درازی مائل، چہرہ ہلکا، یعنی بہت پر گوشت نہ تھا، دہانہ کشادہ تھا، دندان مبارک بہت پیوستہ نہ تھے، گردن اونچی، سر بڑا اور سینہ کشادہ اور فراخ تھا، سر کے بال نہ بہت پیچیدہ تھے، نہ بالکل سیدھے تھے، ریش مبارک گھنی تھی، چہرہ کھڑا کھڑا تھا، آنکھیں سیاہ سرگیں اور پلکیں بڑی بڑی تھیں، شانوں پر گوشت اور مونڈھوں کی ہڈیاں بڑی تھیں، سینہ مبارک میں ناف تک بالوں کی ہلکی تحریر تھی۔ شانوں اور کلایوں پر بال تھے۔ ہتھیلیاں پر گوشت اور چوڑی، کلائیاں لمبی اور پاؤں کی ایڑیاں نازک اور ہلکی تھیں۔ پاؤں کے تلوے بیچ سے ذرا خالی تھے، نیچے سے پانی نکل جاتا تھا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم پر آپ ﷺ کے حسن وخوبروئی کا بہت اثر پڑتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو پہلے یہودی تھے، پہلے پہل جب چہرۂ اقدس پر نظری پڑی تو بولے ”خدا کی قسم یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں۔“

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں ان سے کسی نے پوچھا: آپ ﷺ کا چہرہ تلوار سا چمکتا تھا؟ بولے ”نہیں ماہ وخورشید کی طرح“ یہی صحابی روایت کرتے ہیں کہ ایک شب کو جب مطلق ابر نہ تھا، چاند نکلا تھا، میں کبھی آپ ﷺ کو دیکھتا تھا کبھی چاند کو دیکھتا تھا تو آپ ﷺ مجھے چاند سے زیادہ خوب رو معلوم ہوتے تھے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ صحابی کہتے ہیں: میں نے کسی جوڑے والے کو سرخ (خط کے) لباس میں آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے پسینے میں ایک خاص قسم کی خوشبو تھی، چہرہ مبارک پر پسینے کے قطرے موتی کی طرح ڈھلکتے تھے، جسم مبارک کی جلد نہایت نرم تھی، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا رنگ نہایت کھلتا ہوا تھا۔ آپ ﷺ کا پسینہ موتی معلوم ہوتا تھا۔ میں نے دیبا اور حریر بھی آپ ﷺ کی جلد سے زیادہ نرم نہیں دیکھے اور مشک وعنبر میں بھی آپ کے بدن سے زیادہ خوشبو نہ تھی۔ عام طور سے مشہور ہے کہ آپ ﷺ کے سایہ نہ تھا لیکن اس کی کوئی سند نہیں ہے۔ شانوں کے بیچ میں کبوتر کے انڈے کے برابر خاتم نبوت (مہر نبوت) تھی۔ یہ بظاہر سرخ ابھرا ہوا گوشت سا تھا۔

صحیح مسلم اور شمائل ترمذی میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ”میں نے آنحضرت ﷺ کے دونوں شانوں کے بیچ خاتم نبوت کو دیکھا تھا جو کبوتر کے انڈے کے برابر سرخ غدہ تھا۔“

لیکن ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بائیں شانے کے پاس چند مہاسوں کی مجموعی ترکیب سے ایک مستدیر شکل پیدا ہوگئی تھی۔ اسی کو مہر نبوت کہتے تھے۔ تمام صحیح روایات کی تطبیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دونوں شانوں کے درمیان ایک ذرا ابھرا ہوا گوشت کا حصہ تھا جس پر تل تھے اور بال اگے ہوئے تھے۔

سر کے بال اکثر شانے تک لٹکتے رہتے، فتح مکہ میں لوگوں نے دیکھا کہ شانوں پر چار گیسو پڑے تھے۔ مشرکین عرب بالوں میں مانگ نکالتے تھے، آں حضرت ﷺ چوں کہ کفار کے مقابلے میں اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے اس لئے ابتدا میں آپ ﷺ بھی اہل کتاب کی طرح بال چھوٹے رکھتے تھے، پھر مانگ نکالنے لگے۔ یہ شمائل ترمذی کی روایت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب مشرکین کا وجود نہ رہا تو ان کی مشابہت کا احتمال بھی جاتا رہا۔ اس لئے آخر زمانے میں مانگ نکالنے لگے۔ بالوں میں اکثر تیل ڈالتے تھے اور ایک دن بیچ کنگھی کرتے تھے، ریش مبارک میں گنتی کے چند سفید بال ہونے پائے تھے۔

تحفظ ختم نبوت انعام گھر مقابلہ ضلع لکی مروت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے زیر اہتمام ہر سال ۱۴؍اگست کو سرائے نورنگ میں دینی مدارس، اور سکول کالج کے چھوٹے طلباء وطلبات کے لئے ختم نبوت انعام گھر کے نام سے ایک انعامی مقابلہ منعقد ہوتا ہے۔ امسال بھی ۱۴؍اگست ۲۰۲۲ء صبح آٹھ بجے مقابلہ شروع ہوا، مقابلہ میں تین سو سے زائد طلباء وطلبات شریک ہوئے۔ ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، مولانا محمد ابراہیم ادھمی، مولانا ماسٹر عمر خان، صاجبزادہ امین اللہ جان، مولانا شبیر احمد حقانی، مولانا گل رائیس خان مولانا فداء اللہ حلیمی، مولانا عزیز الرحمٰن اور ماسٹر ظفر اقبال نے ترتیب وار سوالات پوچھے شریک طلباء نے اچھی تیاری کی تھی۔ فائنل راونڈ کے اختتام پر تمام شریک طلباء کو کتابیں، میڈل اور نقد انعامات دے دیئے گئے۔ پہلی پوزیشن محمد حذیفہ، دوسری پوزیشن محمد شاہان، تیسری پوزیشن ایمان فاطمہ اور چوتھی پوزیشن محمد صفوان نے حاصل کی۔ پوزیشن ہولڈرز کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے قائم مقام امیر حضرت مولانا مفتی عبدالغفار، ضلعی سرپرست شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد، ضلعی ناظم اعلی حضرت مولانا عبدالرحیم، ضلعی ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ کے ہاتھوں خصوصی ٹرافیوں سمیت دیگر انعامات دیئے گئے۔ طلباء و شرکاء کی ریفریشمنٹ کا اہتمام بھی کیا گیا۔ پروگرام میں علماء کرام، ڈاکٹر حضرات، وکلاء برادری، معززین علاقہ سمیت صحافی حضرات اور سوشل میڈیا کے ساتھیوں خصوصی شرکت کی۔ اختتامی دعا شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد نے کرائی۔

عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کراچی

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے انسان کو دوطرح کی صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں:۱...... بولنے کی صلاحیت،۲...... لکھنے کی صلاحیت۔

روز اول سے انسان ان دونوں صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتا آیا ہے، خصوصاً بیان کرنے کا ملکہ تو ہر دور میں انسانی ضرورت کا لازمہ رہا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور توحید کی دعوت انسانوں کو اپنے قوت کلام وزورِ بیان ہی کے ذریعے دی ہے۔ الفاظ اور جملے اپنے اندر ایک تاثیر رکھتے ہیں اور جب کہنے والا سامعین کے لئے خیرخواہی و دردمندی کے جذبے سے معمور ہو تو پتھر دل بھی موم ہوجاتا ہے۔ جدید دور میں لوگوں تک اپنی بات پہنچانے کے لئے جہاں مختلف ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں، ان میں ایک موثر ذریعہ ’’کانفرنس‘‘ کے عنوان سے اجتماع کرکے اپنا پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔

خاتم النّبیین آنحضرت ﷺ نے اسلام کی دعوت عام کرنے کے لئے نجی مجالس ومحافل میں بھی اعزہ واقارب کو مدعو کرکے انہیں پیغام دیا اور فاران کی چوٹی پر کھڑے ہوکر بھی صدا لگائی۔ آپ ﷺ کی ختم نبوت کا شعور دنیا بھر میں اجاگر کرنے کے لئے غلامان مصطفیٰ بھی عوامی مقامات پر جلسوں اور کانفرنسوں کا اہتمام کرکے درحقیقت اسی سنت نبویہ کی یادگار برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام پورے ملک میں چھوٹی بڑی کانفرنسوں کا جال پورا سال بچھا رہتا ہے مگر دوروزہ سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگران میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ کانفرنس دراصل متحدہ ہندوستان میں قادیانی فتنے کا مقابلہ کرنے کے لئے ۲۰ تا ۲۲؍اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں ہونے والی پہلی ختم نبوت کانفرنس کا تسلسل ہے۔

فتنۂ قادیانیت نے عقیدۂ ختم نبوت پر ڈاکا ڈالا تو اسلام کی ایک ایک اصطلاح کو چراکر اپنے کفرو زندقہ پر چسپاں کرنے کی کوشش کی، اپنے فتنہ پرور دینِ قادیانیت کو العیاذ باللہ! اسلام کا نام دیا، مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کو محمد رسول اللہ ٹھہرایا، آپ ﷺ کے اہل بیت کی اصطلاح مرزا نے اپنے گھر والوں کے لئے استعمال کی، ام المومنین کا اعزاز مرزا نے اپنی بیوی کو دیا، آپ ﷺ کے صحابہ کرام کا لقب مرزا نے اپنے بے ایمان ساتھیوں کو دیا، قرآن کریم کے مقابلے پر اپنے شیطانی الہامات وپیشگوئیوں کا چربہ ’’تذکرہ‘‘ نامی کتاب کو لاکھڑا کیا، کفر کے گڑھ قادیان کو مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ سے افضل قرار دیا، حضرت مسیح ابن مریم علیہ

السلام کا مصداق خود کو ٹھہرایا، قادیان میں جعلی منارۃ المسیح بنایا، زکوٰۃ کی جگہ سالانہ ٹیکس عائد کیا، جہاد کو منسوخ کر دیا، نام نہاد بہشتی مقبرہ بنایا اور حج کی بجائے قادیان کے سالانہ جلسہ میں حاضری کو لازمی قرار دیا۔ یہی سالانہ جلسہ قادیانی کفر وزندقہ کی سالانہ عالمی نشرواشاعت کا پلیٹ فارم ہے۔ علمائے امت نے جب فتنۂ قادیانیت کا مقابلہ شروع کیا تو جہاں دلائل وبراہین کے میدان اور مناظرہ ومباہلہ کے محاذ پر اسے شکست سے دوچار کیا، وہیں میدانِ خطابت میں بھی اسے چاروں شانے چت کیا ہے۔

اس وقت خطبائے امت کا سب سے بڑا پلیٹ فارم مجلس احرارِ اسلام تھی، جس کی سرگرمیاں ہندوستان سے انگریز کو نکال باہر کر دینے تک محدود تھیں، فتنۂ قادیانی کی سرکوبی کے لئے تکوینی طور پر مامور امام العصر علامہ سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ نے امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو پانچ سو علماء کے اجلاس میں محاذ ختم نبوت کا سالار مقرر فرمایا تو مجلس احرارِ اسلام نے تحفظ ختم نبوت اپنا نصب العین بنالیا، اس کے لئے باقاعدہ شعبۂ تبلیغ جاری کیا گیا اور اسی کے تحت ۲۰ تا ۲۲/اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں پہلی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ یہ تحفظ ختم نبوت کے لئے جماعتی سطح پر تحریک کا آغاز تھا۔

اگست ۱۹۴۷ء کو قیامِ پاکستان کے بعد فتنۂ قادیانیت اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ یہاں منتقل ہوا اور صوبہ پنجاب کے زرخیز علاقے دریائے چناب کے کنارے ربوہ کے نام سے قادیانی کفر نے اپنی ریاست قائم کر لی۔ وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی کی شہ پر قادیانی ملکی کلیدی وحساس عہدوں پر دندنانے لگے۔ اس صورت حال کے پیش نظر جنوری ۱۹۴۹ء میں امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں آیا۔ اس جماعت نے ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریک ہائے ختم نبوت میں قادیانی منہ زور گھوڑے کو لگام ڈالنے کے لئے امت کی قیادت کی اور آئین پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوایا، امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے تحت قادیانیوں پر شعائر اسلام استعمال کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ ان تمام تر کامیابیوں کے پیچھے عوامی رائے عامہ ہموار کرنے کا بنیادی عنصر کارفرما ہوتا ہے، جو ختم نبوت کانفرنسوں کے عنوان سے مسلمانوں کے ایمان کو تازگی بخشتا ہے۔

امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں شروع ہونے والا مجلس تحفظ ختم نبوت کا کارواں خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مفکر ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ، محدث العصر حضرت علامہ سیّد محمد یوسف بنوریؒ سے ہوتا ہوا جب خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کی قیادت میں آیا تو اسے بیرون ملک بھی قادیانیوں کی سرکوبی کا موقع ملا اور قادیانیوں کی پناہ گاہ لندن میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا

اجرا ہوا، اب تو برطانیہ کی کئی مسلم تنظیموں نے یہ بیڑا اٹھالیا ہے مگر یہاں بھی فوقیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو حاصل رہی، قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے لندن فرار کے بعد ۱۹۸۴ء میں پہلی ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ وطن عزیز پاکستان کے تمام بڑے شہروں اور قصبات میں ماہِ ستمبر کے خصوصی موقع پر ختم نبوت کانفرنسوں کا سلسلہ ہوتا ہے، کیونکہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین پاکستان نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔

قادیانی جو پہلے ہی قرآن وسنت واجماع امت کی روشنی میں کافر تھے، پاکستان میں آئینی سطح پر بھی کافر تسلیم کئے گئے۔ قرآن کریم کی ۱۰۰ آیات کریمہ، ۲۱۰ احادیث نبویہ اور امت مسلمہ کا پہلا اجماع عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ پر ہوا ہے۔ سب سے پہلے غازی ختم نبوت حضرت فیروز دیلمیؓ ہیں، جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے حکم پر پہلے جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کو قتل کیا۔ سب سے پہلے مجاہد ختم نبوت حضرت ابو مسلم خولانی (عبداللہ بن ثوبؒ) ہیں جنہیں اسود عنسی نے اپنی جھوٹی نبوت پر ایمان نہ لانے کی پاداش میں زندہ آگ میں جلانے کی کوشش کی، مگر اللہ کے حکم سے آگ ان پر ٹھنڈی ہوگئی۔ سب سے پہلے شہید ختم نبوت حضرت حبیب بن زیدؓ ہیں جنہیں ختم نبوت کے دوسرے بڑے منکر مسیلمہ کذاب نے ٹکڑے ٹکڑے کر کے شہید کیا۔ سب سے پہلے اسیرِ ختم نبوت حضرت عبداللہ بن وہب اسلمیؓ ہیں، جنہیں مسیلمہ کذاب نے گرفتار کر کے جیل میں ڈالا پھر حضرت خالد بن ولیدؓ نے جنگ یمامہ کے روز انہیں جیل سے چھڑایا۔ سب سے پہلے سالارِ ختم نبوت حضرت ضرار بن ازورؓ ہیں جنہیں آنحضرت ﷺ نے نبوت کے تیسرے ڈاکو طلیحہ اسدی کی سرکوبی کے لئے لشکر تیار کر کے روانہ فرمایا تھا۔ عہد نبوت میں ختم نبوت کی پہلی جنگ طلیحہ اسدی کے خلاف لڑی گئی، جب کہ عہد خلافت راشدہ میں اسلام کی پہلی جنگ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے یمامہ کے مقام پر مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی۔ سب سے پہلے محافظ ختم نبوت کا اعزاز خلیفہ اول سیّدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حاصل ہے، جنہوں نے سرکاری سطح پر تحفظ ختم نبوت کا فریضہ سرانجام دیا اور موجودہ جمہوری دنیا میں پاکستان وہ پہلا اسلامی ملک ہے جہاں آئینی وسرکاری سطح پر فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کی گئی۔

تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بقا وسلامتی کی واحد ضمانت ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ پوری امت مسلمہ کو وحدت کی لڑی میں پرو دینے والی مضبوط کڑی ہے۔ آئین پاکستان نے اسلامیانِ پاکستان کو ان کے حکمران کے مسلمان ہونے کی یقین دہانی کرائی ہے، کوئی قادیانی پاکستان کا حکمران کبھی نہیں بن سکتا، چنانچہ قومی اسمبلی میں تحفظ ختم نبوت کے وفد کی قیادت کرنے والے، قادیانی کفر کے مقابلے پر ملت اسلامیہ کا موقف پیش کرنے والے، قائد جمعیت علماء اسلام، مفکر اسلام ومفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمودؒ کا ارشاد ہے:

’’سن لیجئے! پاکستان کا حکمران صرف وہی بن سکتا ہے جو اسلام کے بنیادی عقائد توحید، رسالت، ختم نبوت

اور آخرت پر یقین رکھتا ہو۔‘‘ پاکستان نے ہمیشہ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ملت اسلامیہ کی قیادت کی ہے، رابطہ عالم اسلامی سے لے کر بیرونی عدالتوں تک اور مختلف ممالک نے قادیانیوں کو غیر مسلم مانا ہے اور حجاز مقدس کی سرزمین پر ان ناسوروں کا داخلہ بند ہوا ہے تو پاکستان کے علماء وعوام کی کاوشوں سے ہوا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت سال رواں یکم تا ۱۰؍ستمبر ’’عشرۂ ختم نبوت‘‘ منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے، جس کے مطابق پہلی ختم نبوت کانفرنس کراچی، ۲؍ستمبر کو شیخوپورہ، ۳؍ستمبر کو حافظ آباد، ۴؍ستمبر کو ساہیوال، ۵؍ستمبر کو عارف والا، مخدوم پور، پہوڑاں، ۶؍ستمبر کو لاہور جامعہ اشرفیہ وکوہاٹ، ۷؍ستمبر کو پشاور، ۸؍ستمبر جھنگ ونوشہرہ، ۹؍ستمبر کو ملکوال و پیرمحل ونظام پورہ نوشہرہ، ۱۰؍ستمبر سیالکوٹ، بنوں، فیصل آباد میں کانفرنسیں ہوں گی۔ ۷؍ستمبر کو ملتان میں عظیم الشان موٹر سائیکل ریلی نکالی جائے گی، بہاولپور میں ۶؍اکتوبر کو جنوبی پنجاب کی سطح پر کانفرنس ہوگی جب کہ سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۲۷، ۲۸؍اکتوبر کو حسب سابق جامعہ عربیہ ختم نبوت، مسلم کالونی چناب نگر میں ہوگی۔

شہر کراچی میں یکم ستمبر ۲۰۲۲ء بروز جمعرات بعد نماز عصر عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس مزارِ قائد کے سامنے باغِ جناح میں منعقد ہونے جا رہی ہے۔ تحفظ ختم نبوت کی تاریخ میں شہر کراچی ہمیشہ صف اول میں نظر آیا ہے، جہانگیر پارک میں قادیانی وزیر خارجہ ظفر اللہ کی توہین اسلام تقریر کا شدید ردِ عمل کراچی کے عوام نے دے کر وہ جلسہ ہی الٹ دیا تھا۔ امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے زمانے سے کراچی میں تحفظ ختم نبوت کا مرکز بنایا گیا جو نمائش چورنگی جامع مسجد باب الرحمت سے متصل واقع ہے۔ اس دفتر ختم نبوت سے گلستانِ ختم نبوت کی آبیاری اکابرین علماء کرام و بزرگان دین نے اپنے لہو سے کی ہے۔ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ، حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ، شہید ناموس رسالت حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ وصاحبزادہ حافظ محمد حذیفہ جلال پوری شہیدؒ، مولانا محمد اجمل شاہین شہیدؒ، بھائی سیّد کمال شاہؒ، مولانا فخر الزماں ودیگر شہدائے ختم نبوت نے اپنے مقدس خون سے چمنستانِ ختم نبوت کو سینچا ہے، جس کی برکت سے کراچی کی لگ بھگ دس ہزار مساجد و پانچ سو مدارس و مکاتب میں سے اکثریت کے اندر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی محنت سے بیانات، دروس، کورسز اور کانفرنسوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ محدث العصر علامہ سیّد محمد یوسف بنوریؒ اور جانشین بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ کی ولولہ انگیز قیادت نے کراچی بھر میں محاذ ختم نبوت کو گرم رکھا، جسے ان کے بعد ان کے جانشینوں نے آج تک سنبھالا ہوا ہے۔ موجودہ قیادت امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ حضرت مولانا عزیز احمد اور صاحبزادہ حضرت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری پر مشتمل ہے۔ جن کی راہنمائی میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد اور تقریباً ۴۰ مبلغین ملک بھر میں صدائے تحفظ ختم نبوت لگاتے پھر رہے ہیں۔ ان شاء اللہ شہر کراچی میں ہونے والی یہ کانفرنس اپنی تاریخ آپ مرتب کرے گی اور فقید المثالی کا ریکارڈ بنائے گی۔ ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کانفرنس کی تشہیر میں بھرپور حصہ لیں، اس میں شرکت کی ترغیب عام کریں اور احباب سمیت اس میں شریک ہوکر اسے کامیاب بنانے میں اپنا کردار نبھائیں۔ اس کانفرنس سے قائد جمعیت علماء اسلام وسرپرست وفاق المدارس العربیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن، صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، پیر طریقت حضرت مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی، جانشین خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، سجادہ نشین خانقاہ بیر شریف حضرت مولانا عبدالمجیب قریشی، وفاقی وزیر مذہبی امور حضرت مولانا مفتی عبدالشکور، وزیر اعظم پاکستان شہباز شریف کے معاون خصوصی، جانشین شاہ نورانیؒ مولانا اویس احمد نورانی، نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان جناب لیاقت بلوچ، امیر جمعیت اہلحدیث سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری، وزیر اعلیٰ سندھ جناب سیّد مراد علی شاہ، بین الاقوامی شاعر ومداح رسول جناب سیّد سلمان گیلانی، ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ مولانا راشد محمود سومرو اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی قیادت ومبلغین خطاب فرمائیں گے۔

اس کانفرنس میں شرکت کر کے اپنا ایمان بڑھایئے اور یقین کو تازگی بخشیے۔ تحفظ ختم نبوت ہر کلمہ گو مسلمان کا دینی فریضہ ہے، جس سے کبھی بھی سرمو انحراف نہیں کیا جاسکتا۔ ۱۲۰۰ اصحابہ کرامؓ وتابعینؒ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جانوں کی قربانیاں دے کر تحفظ ختم نبوت کی مضبوط نیو اٹھائی ہے۔

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا فرمان ہے: ''رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے لئے کام کرنا حضور انور ﷺ سے محبت کی اور آپ کے بدترین دشمن مرزا قادیانی سے بغض کی علامت ہے۔'' شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ فرماتے ہیں: ''جو لوگ ختم نبوت کا کام کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی ان کے ساتھ ہے اور آنحضرت ﷺ کی شفاعت بھی قیامت کے دن ان کے ساتھ ہوگی، ان شاء اللہ! یہ ملک پاکستان بھی قائم رہے گا، ملت اسلامیہ بھی رہے گی اور حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت بھی رہے گی ان شاء اللہ!'' اگر ہم اس میں اپنا حصہ شامل کرلیں تو یہ ہمارے لئے سعادت ہوگی، اللہ تعالیٰ توفیق عمل نصیب فرمائے، آمین ثم آمین! (روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۲۶؍اگست ۲۰۲۲ء)

خطبہ استقبالیہ ...... تحفظ ختم نبوت کانفرنس کراچی

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد!

علمائے کرام، مشائخ عظام وزعمائے ملت...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آج کی اس عظیم الشان، فقید المثال تحفظ ختم نبوت کانفرنس کو رونق بخشنے والے تمام علمائے کرام و مشائخ عظام، قائدین اور سیاسی رہنماؤں اور کانفرنس میں شرکت کرنے والے تمام عاشقانِ رسول کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں اور آپ تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اپنی تمام تر مصروفیات کو ایک طرف رکھتے ہوئے دور دراز علاقوں سے سفر کرکے اس کانفرنس میں شریک ہوکر اس کو کامیابی سے ہمکنار کیا اور ہماری عزت افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی حاضری کو قبول فرمائے اور اپنی شان کریمی کے مطابق آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس موقع پر رُواں رُواں بارگاہِ خداوندی میں سربسجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا یہ سمندر سرکارِ دو عالم، خاتم الانبیاء سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ سے محبت وعقیدت کے اظہار کے لئے یہاں جمع ہے۔ ہمارا دل تشکر کے جذبات سے لبریز ہے کہ عاشقانِ رسول کا یہ عظیم اجتماع حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تجدید عہد و وفا کے لئے یہاں حاضر ہے، ہماری جبین نیاز اللہ رب العزت کے حضور خم ہے کہ ہم سب آج یہ عزم لے کر آئے ہیں کہ اپنا تن، من، دھن سب آقائے نامدار، سرور دو عالم ﷺ کی عزت وناموس کے لئے قربان کردیں گے مگر آپ کی عزت وناموس پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

معزز مہمانانِ گرامی! آج یہاں جمع ہونے والے فدایان ختم نبوت میں ہر نسل، ہر قوم، ہر مسلک، ہر جماعت، ہر زبان بولنے والے لوگ شامل ہیں اور اپنی مسلکی، قومی اور لسانی شناخت اور پہچان مٹا کر صرف اور صرف حضور اکرم ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے یہاں جمع ہیں، کیوں کہ حضور اکرم ﷺ سے محبت کا رشتہ وہ مضبوط رشتہ ہے جس کے سامنے ہر تفریق، ہر فرق اور ہر امتیاز مٹ جاتا ہے۔ ویسے بھی عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کسی ایک فرد، ایک جماعت، ایک تنظیم کا کام نہیں، بلکہ پوری امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس عقیدہ کی حفاظت کرے۔

حاضرین مجلس! اسلام کی بنیاد کلمہ طیبہ پر ہے، اس کلمے کے دو جزو ہیں: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا

اقرار اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اعتراف واقرار۔ اس اعتراف واقرار کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے سوا کسی مدعی الوہیت کا وجود ناقابل برداشت ہے، اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت کا بساط نبوت پر قدم رکھنے کی جرأت کرنا بھی لائق تحمل نہیں، یہی ''عقیدۂ ختم نبوت'' کہلاتا ہے۔ جس پر آج تک امت مسلمہ قائم رہی ہے۔ جو لوگ **لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** کے ایمان واقرار سے سرشار ہو کر نورِ ایمان سے منور ہو چکے ہیں اور اسلامی برادری کا حصہ ہونے پر فخر کرتے ہیں، ان پر یہ ذمے داری عائد کی گئی ہے کہ وہ مشرکوں کی سرکوبی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے باغیوں کے خلاف بھی سینہ سپر ہو جائیں اور جھوٹے مدعیان نبوت کے طلسم کو پاش پاش کر کے رکھ دیں۔ اسی ذمے داری کا نام ''تحفظ ختم نبوت'' ہے۔

چوں کہ اس عقیدے کا تحفظ دین کی اساس اور بنیاد ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت ہے تو ہمارا دین محفوظ ہے، عقیدۂ ختم نبوت ہے تو قرآن محفوظ ہے، عقیدۂ ختم نبوت ہے تو دین کی تعلیمات محفوظ ہیں۔ اگر یہ عقیدہ باقی نہیں رہتا تو پھر نہ دین باقی رہے گا، نہ اس کی تعلیمات اور نہ قرآن باقی رہے گا۔ بعد میں آنے والے ہر نبی کو دین میں تبدیلی وتنسیخ کا حق ہوگا۔ اس لئے اس عقیدے پر پورے دین کی عمارت قائم ہے، اسی میں امت کی وحدت کا راز مضمر ہے، یہی وجہ ہے کہ جب کبھی کسی نے اس عقیدے میں نقب لگانے کی کوشش کی یا اس مسئلے سے اختلاف کرنے کی کوشش کی، اسے امتِ مسلمہ نے سرطان کی طرح اپنے جسم سے علیحدہ کر دیا، اس لئے ختم نبوت کا تحفظ یا بہ الفاظ دیگر منکرین ختم نبوت کا استیصال دین ہی کا ایک حصہ ہے، مسلمانوں نے ہمیشہ اسے اپنا مذہبی فریضہ سمجھا ہے۔ امت نے ہر دور میں اپنا یہ فریضہ احسن طریقے سے انجام دیا اور اس فریضے کی ادائیگی میں کسی کوتاہی اور غفلت کی مرتکب نہیں ہوئی۔

محترم حاضرین مجلس! حریم نبوت کی پاسبانی اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی نگہبانی ہر مسلمان کا دینی اور ملی فریضہ ہے اور مسلمانوں نے کسی بھی دور میں، کبھی بھی اس فریضہ سے غفلت نہیں برتی، حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں اسود عنسی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسیلمہ کذاب کو کیفر کردار تک پہنچانے سے لے کر آج تک جب کبھی کسی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے ردائے ختم نبوت کو تار تار کرنے کی کوشش کی تو امت مسلمہ نے اس کا مقابلہ کر کے اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ سے آج تک ایک واقعہ بھی ایسا نہیں بتایا جا سکتا کہ کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اور مسلمانوں نے اس پر خاموشی اختیار کی ہو۔

معزز حاضرین! ہندوستان میں جب قادیانی فتنہ نے سر اٹھایا تو امت مسلمہ اور علمائے اُمت اس فتنہ کا سر کچلنے کے لئے میدان عمل میں اترے۔ اس فتنے کے مقابلے میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء اور مشائخ

صف آرا ہوئے، لیکن ان تمام سرکردہ علماء میں حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ اس فتنہ کے مقابلہ میں ہمیں سب سے آگے نظر آئے۔ حضرت کشمیریؒ گویا کہ اس فتنے کے خاتمے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور تھے، اس فتنے کے سدباب کے لئے وہ ہمیشہ بے چین و بے قرار رہتے، ایک اضطراب اور دل میں درد تھا جو انہیں چین نہ لینے دیتا، فرمایا کرتے تھے: جب یہ فتنہ کھڑا ہوا تو چھ ماہ تک مجھے نیند نہیں آئی اور یہ خطرہ لاحق ہو گیا کہ یہ فتنہ کہیں دین محمدی کے زوال کا باعث نہ بن جائے۔ مگر چھ ماہ کے بعد دل مطمئن ہو گیا کہ دین محمدی باقی رہے گا اور یہ فتنہ خود ختم ہو جائے گا۔ حضرت امام العصر نے خود بھی اس موضوع پر گرانقدر کتابیں تصنیف کیں اور اپنے شاگردوں کو بھی اس کام پر لگایا، حضرت علامہ کشمیریؒ اپنے شاگردوں سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور ردقادیانیت کے لئے کام کرنے کا عہد لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو شخص قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے دامن شفاعت سے وابستہ ہونا چاہتا ہے، وہ قادیانی درندوں سے ناموس رسالت کو بچائے۔

جدید تعلیم یافتہ طبقہ تک اپنی آواز پہنچانے کے لئے حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے مولانا ظفر علی خان اور علامہ اقبال کو تیار و آمادہ کیا۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے اس کام کو باقاعدہ منظّم کرنے کے لئے خطیب الامت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت مقرر کر کے باقاعدہ مجلس احرار کو اس کام کی طرف متوجہ کیا اور تحفظ ختم نبوت اور ردّ قادیانیت کا محاذ ان کے سپرد کیا۔ انہوں نے باقاعدہ اس کے لئے مستقل شعبہ تبلیغ قائم کیا اور اس کے تحت فتنہ قادیانیت کے مقابلے کے لئے اپنی تمام تر کوششیں اور صلاحیتیں صرف کر دیں۔ ان کے سرفروشوں نے قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا اور پورے ملک میں اپنے جوش خطابت سے مرزائیت کے لئے نفرت کا ماحول پیدا کر دیا اور ان سرفروشوں نے اپنے شعلۂ خطابت سے قادیانی نبوت کے خرمن کو پھونک ڈالا۔

پاکستان بن جانے کے بعد مرزا محمود اپنی ذریت کے ساتھ پاکستان آیا اور یہاں اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے قادیانیت کو فروغ دینے کی کوششیں شروع کر دی۔ فوج میں ان کا گہرا اثر و رسوخ تھا، کلیدی مناصب پر انہوں نے قبضہ جما لیا۔ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی قرار پایا، اس طرح قادیانیت نے پاکستان میں اپنی جڑیں مضبوط کرنا شروع کیں۔

ان حالات میں قادیانیت کے خلاف کام کرنے کے لئے امیر شریعتؒ نے ملکی سیاسیات سے دست کش ہونے کا اعلان کر دیا اور جنوری ۱۹۴۹ء سے صرف اور صرف عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنے کا اعلان فرمایا۔ قادیانی سازشوں کی روک تھام کے لئے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء برپا ہوئی لیکن اسے بزور طاقت کچل دیا گیا۔ آئندہ کا لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے ملتان کی ایک چھوٹی سی مسجد ''مسجد سراجاں''

میں ۱۴ /ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ (مطابق ۱۳ /دسمبر ۱۹۵۴ء) اپنے مخلص رفقاء کی ایک مجلس مشاورت طلب فرمائی، جس میں حضرت امیر شریعتؒ کے علاوہ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد شریف بہاول پوریؒ، مولانا شیخ احمدؒ (بورے والا)، مولانا محمد عبداللہ رائے پوریؒ، مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ، مولانا تاج محمود لائل پوریؒ (فیصل آبادی)، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، مولانا غلام محمد بہاول پوریؒ وغیرہ شریک ہوئے۔ غور و فکر کے بعد ۱۹۴۹ء کے فیصلے کو آگے بڑھانے کے لئے ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کے نام سے ایک غیر سیاسی تبلیغی تنظیم کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کے پہلے امیر حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری بنائے گئے۔

۹ /ربیع الاول ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۱ /اگست ۱۹۶۱ء کو حضرت امیر شریعتؒ کا وصال ہوا اور جماعت کو طفولیت کے عالم میں یتیم کر گئے۔ شاہ جیؒ کے بعد حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ (المتوفی: ۹ / شعبان ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۳ /نومبر ۱۹۶۶ء) امیر دوم، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ (المتوفی: ۲۴ /صفر ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۱ /اپریل ۱۹۷۱ء) امیر سوم، اور مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ (المتوفی ۱۱ / جولائی ۱۹۷۳ء) امیر چہارم منتخب ہوئے۔ مولانا لال حسین اخترؒ کے بعد فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ کو نئے انتخابات تک مسند امارت عارضی طور پر تفویض ہوئی، خیال تھا کہ آئندہ جماعت کی زمام قیادت مستقل طور پر انہیں سپرد کر دی جائے مگر اپنے ضعف و عوارض کی بنا پر انہوں نے اس گراں باری سے معذرت کا اظہار فرما دیا۔ یہ ایک بحران تھا کہ جس سے اس عظیم الشان پیش قدمی رک جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا تھا، لیکن حق تعالیٰ شانہٗ کا وعدہ حفاظت دین یکایک ایک لطیفہ غیبی کی شکل میں رونما ہوا، اور وہ اس منصب عالی کے لئے اسلاف کے علوم و روایات کی حامل ایک ہستی کو کھینچ لایا جو اس منصب کی پوری طرح اہل تھی، جس سے ملت اسلامیہ کا سر بلند ہوا، جس کے ذریعہ قدرت نے ختم نبوت کی پاسبانی کا وہ کام لیا جو اس دور کی تاریخ کا جلی عنوان بن گیا، اور وہ تھے شیخ الاسلام حضرت العلامہ مولانا السید محمد یوسف البنوری الحسینی نور اللہ مرقدہٗ، ۱۵ /ربیع الاول ۱۳۹۴ھ مطابق ۹ /اپریل ۱۹۷۴ء کو یہ عبقری شخصیت ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کی مسند امارت پر رونق افروز ہوئی۔

آپ کے دورِ امارت میں ۱۹۷۴ء کی عظیم الشان تحریک ختم نبوت چلی، جس کے نتیجے میں قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر آئین میں ترمیم کر کے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کا وصال ہوا اور قطب الاقطاب شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ نے زمام قیادت سنبھالی، آپ کے دور میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی حیثیت حاصل کر لی اور پورے عالم میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کیا۔

۱۹۸۴ء میں آپ نے ایک بار پھر تحریک کو منظم کیا، جس کے نتیجہ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس منظور ہوا، جس کی رو سے قادیانیوں کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنا یا کہلوانا، اذان دینا، اپنی عبادت گاہ کو مسجد قرار دینا، کلمہ طیبہ کا بیج لگانا، مرزا غلام احمد کو نبی کہنا، اس کے ساتھیوں کو صحابی اور بیویوں کو امہات المؤمنین وغیرہ اور دیگر شعائر اسلام کے الفاظ استعمال کرنا قابل تعزیر جرم قرار دے دیا گیا۔

۵؍مئی ۲۰۱۰ء کو خواجہ خواجگان شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ گئے۔

۱۵؍اکتوبر ۲۰۱۰ء مطابق ۶؍ذیعقدہ ۱۴۳۱ھ کو چناب نگر کانفرنس کے موقع پر مجلس عمومی کے اجلاس میں حکیم العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا امیر منتخب کیا گیا، اس وقت آپ حج کے لئے حرمین تشریف لے گئے تھے، وہاں آپ کو اس کی اطلاع دی گئی۔ یکم فروری ۲۰۱۵ء کو آپ بھی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ۸؍فروری ۲۰۱۵ء کو حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کے جانشین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ مجلس تحفظ ختم نبوت کی مسند امارت پر رونق افروز ہوئے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کے وصال کے بعد اس وقت ولی کامل شیخ وقت حضرت مولانا حافظ محمد ناصرالدین خاکوانی مدظلہ العالی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ کی حیثیت سے قیادت فرما رہے ہیں اور فرزند حضرت بنوری اور ان کے مسند نشین حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری الحسینی اور حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ نائب امیر کی حیثیت سے آپ کی معاونت فرما رہے ہیں۔ درج بالا امراء کی فہرست سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہر دور میں اپنے وقت کے کامل اولیاء اور مشائخ عظام اس جماعت کی مسند امارت کو رونق بخشتے رہے ہیں، یہی حال نائب امراء کا ہے۔ امراء اور نائب امراء کے علاوہ اپنے وقت کے بڑے بڑے مشائخ اور وقت کے اقطاب وابدال اس جماعت کی سرپرستی فرماتے رہے ہیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام انتہائی ناموافق حالات میں عمل میں آیا، حکومت کی تمام مشینری کارکنان ختم نبوت کے خلاف حرکت میں آئی ہوئی تھی، کارکنوں کی نظر بندی اور زبان بندی روز کا معمول تھی، ختم نبوت کے مجاہدین جہاں قادیانیوں کے بارے میں لب کشائی کی جرأت کرتے تو گرفتاری، مقدمہ پیشی، سزا اور جیل ان کا مقدر بنتے، اس پر مستزاد وسائل کا فقدان، تنظیمی ڈھانچے کا مستحکم نہ ہونا تھا۔

ان نامساعد حالات میں جماعت نے کام شروع کیا، ان تمام مشکلات کے ہوتے ہوئے وہ نہ گھبرائے، نہ پیچھے ہٹے بلکہ اپنا کام مسلسل جاری رکھا۔ تحفظ ختم نبوت کے محاذ کو مسلسل گرم رکھا، قادیانیت کو کہیں ٹکنے نہیں دیا، مجلس تحفظ ختم نبوت کا وجود امت مسلمہ خصوصاً اہل پاکستان کے لئے ایک انعام الٰہی ہے۔ شروع ہی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے دستور میں وضاحت کردی گئی کہ یہ جماعت غیر سیاسی اور خالص تبلیغی

جماعت ہوگی اور اس کے ذمہ داران سیاسی معرکوں میں حصہ نہیں لیں گے، تا کہ تمام مسلمان خواہ وہ کسی جماعت یا طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں، وہ اس کام کا حصہ اور اس کے معاون بنیں اور ارباب اقتدار، حکومتوں اور کسی سیاسی جماعت سے جماعت کا تصادم نہ ہو اور جماعت اپنی پوری توجہ اپنے تبلیغی کام پر مرکوز رکھے۔

جماعت نے شروع سے ہی اپنا مخصوص تبلیغی نظام قائم کیا اور مبلغین کا ایک مربوط و منظّم سلسلہ شروع کیا جو ہر شہر، ہر قریہ،، ہر بستی میں ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت کے لئے لوگوں کی ذہن سازی میں مصروف رہا۔ آج بھی یہ سلسلہ قائم ہے اور معمولی تنخواہ پر پچاس کے قریب مبلغین جماعت کے تحت کام کررہے ہیں، جہاں ضرورت پڑے ایک اطلاع دینے پر یہ مبلغین وہاں پہنچ جاتے ہیں۔

جماعت نے علماء، طلباء اور دیگر تعلیم یافتہ افراد کو اس موضوع پر تیار کرنے کے لئے ہر شہر میں مختلف تربیتی کورس کرائے۔ چناب نگر میں ہر سال باقاعدہ مستقل تربیتی کورس منعقد ہوتا ہے، جبکہ تخصص تحفظ ختم نبوت کا شعبہ اس کے علاوہ مستقل قائم ہے، جس میں اس موضوع پر افراد کو تیار کیا جاتا ہے۔

جماعت کا کام اگرچہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی جماعت کی کارکردگی قابل ستائش ہے۔ جماعت نے چناب نگر کے علاوہ مختلف علاقوں میں خود بھی مدارس قائم کیے اور کوشش کر کے بہت سے مدارس دوسرے حضرات سے قائم کروائے۔

جماعت نے اسلام کی تبلیغ، تحفظ عقیدۂ ختم نبوت اور ردّ قادیانیت کے سلسلہ میں شعبۂ نشر و اشاعت بھی قائم کیا۔ اس شعبہ کے تحت سیکڑوں چھوٹی بڑی کتب، پمفلٹ اور اشتہار لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں۔ آج بھی ختم نبوت اور ردّ قادیانیت کے سلسلہ میں لٹریچر ہمہ وقت مفت دستیاب ہے۔ جماعت نے اس شعبہ کے تحت بہت سی کتابیں شائع کیں، مگر اس شعبہ کے تحت تحفہ قادیانیت چھ جلدیں، قومی اسمبلی کی مصدقہ رپورٹ چھ جلدیں، چمنستانِ ختم نبوت پانچ جلدیں، احتساب قادیانیت ساٹھ جلدیں، محاسبہ قادیانیت بیس جلدیں، تحریک ختم نبوت دس جلدیں، مقدمہ بہاولپور تین جلدیں اور حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب عدالتی فیصلے دو جلدیں قابل قدر کارنامہ ہے۔ اس کے علاوہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی سے اور ماہنامہ لولاک ملتان مرکز سے باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا عزم یہ ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں حضور اکرم ﷺ کی محبت کا جذبہ بیدار کیا جائے اور اس محبت کے نتیجہ میں ہر مسلمان کو یہ بات سمجھا دی جائے بلکہ ان کے دل و دماغ میں بٹھا دی جائے کہ حضور اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور اس کی نگہبانی و پاسبانی ہر مسلمان کا فریضہ ہے، اس کے لئے جماعت نے جہاں مختصر اور طویل دورانیے کے تربیتی کورسوں کا اہتمام

کیا، سیمینار، علمی مذاکرے، تقریری اور معلوماتی انعامی مقابلے کروائے وہاں جلسوں اور کانفرنسوں کا بھی اہتمام کیا۔ چنانچہ جماعت کے ماتحت بلاشبہ پورے ملک میں علاقائی وضلعی سطحوں پر سیکڑوں چھوٹے بڑے پروگرام ہوتے ہیں، جن میں ہر سال مختلف بڑے شہروں میں بڑی بڑی عظیم الشان کانفرنسیں بھی منعقد ہوتی ہیں۔ گزشتہ سال ۶؍ستمبر ۲۰۲۱ء کو لیاقت باغ راولپنڈی، ۷؍ستمبر ۲۰۲۱ء کو مینار پاکستان لاہور، ۷؍ستمبر کو قصہ خوانی بازار پشاور، ۳۰؍ستمبر ۲۰۲۱ء کو عیدگاہ سرگودھا اور ۷؍اکتوبر ۲۰۲۱ء کو قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں عظیم الشان کانفرنسیں منعقد ہوئیں (چناب نگر کی سالانہ کانفرنس اس کے علاوہ ہے)۔ یہ کانفرنسیں شرکاء کی تعداد، نظم وضبط، حسن انتظام اور بیانات ہر اعتبار سے اپنی مثال آپ تھیں، ان کانفرنسوں کو دیکھ کر ہر مسلمان کی آنکھ ٹھنڈی اور دل پرسکون ہوا، جس نے بھی ان عظیم الشان کانفرنسوں کو دیکھا، عش عش کر اٹھا۔ ختم نبوت کا بول بالا ہوا۔ ہر مسلمان، ہر عاشق رسول نے ان کانفرنسوں میں شرکت کر کے جہاں اپنی والہانہ محبت رسول کا اظہار کیا، وہاں یہ عزم بھی دہرایا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وہ ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور قادیانیت کا اس طرح ہر جگہ تعاقب کریں گے کہ انہیں منہ چھپانے کے لئے بھی جگہ نہیں ملے گی۔ ان کانفرنسوں کو دیکھتے ہوئے کراچی کے احباب میں بھی ایمانی جذبے نے انگڑائی لی اور انہوں نے مرکزی قیادت کے سامنے اس خواہش کا اظہار کیا کہ آئندہ سال ستمبر ۲۰۲۲ء میں یہ مرکزی کانفرنس کراچی میں رکھی جائے۔ مرکزی قیادت کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اہل کراچی کی درخواست کو شرف قبول بخشا، اسی کے نتیجہ میں آج یکم ستمبر ۲۰۲۲ء کو یہ عظیم الشان کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس کے لئے تمام کارکنان تحفظ ختم نبوت کراچی نے دن رات محنت کی، خصوصاً مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد کی سرپرستی میں ان کی ٹیم جن میں مولانا عبدالحئی، مولانا محمد رضوان، مولانا محمد کلیم اللہ، مولانا شعیب کمال، مولانا محمد عادل غنی، حافظ عرفان علی، مولانا محمد اسحاق اور مولانا محمد قاسم شامل ہیں، ان حضرات نے پورے کراچی کو چھ ضلعوں میں اور اٹھارہ ٹاؤنز میں تقسیم کر کے اس میں موجود ہر ہر مدرسہ اور ہر ہر مسجد میں کام کی ترتیب بنائی، جہاں مدارس کے ذمہ داران اور مساجد کے ائمہ نے اپنے طلبہ اور نمازی حضرات کی جماعتیں بنا کر پورے اہلیان کراچی کو اپنے بیانات، سیمینارز اور اجتماعات کے ذریعے اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی، جس کا مظہر آج کی یہ عظیم الشان اور فقید المثال کانفرنس ہے۔ اہل کراچی نے اپنے روایتی جوش وخروش اور والہانہ انداز میں اس کانفرنس میں شرکت کر کے اور اسے بھرپور انداز میں کامیاب بنا کر حضور اکرم ﷺ سے اپنی محبت وعقیدت کا ثبوت دیا اور ان شاء اللہ! کل روزِ محشر حضور اکرم ﷺ کی شفاعت کے حق دار بنیں گے۔

محترم علماء کرام ومشائخ عظام! اہل کراچی نے صرف اس کانفرنس کی کامیابی ہی میں کردار ادا نہیں

کیا بلکہ اہلیان کراچی نے ہمیشہ ہر کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے، خواہ وہ دینی مدارس کے ساتھ تعاون ہو یا دینی تنظیموں اور دینی تحریکات کا معاملہ ہو، اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد اور ان کی خبر گیری ہو، خصوصاً جب کوئی اجتماعی آفت اور مصیبت کا وہ شکار رہوئے ہوں تو اہل کراچی نے اپنے دل کے دروازے بھی واکئے اور اپنے خزانوں اور تجوریوں کے منہ بھی کھول دیے اور اپنی بساط سے بڑھ کر خلوص وجذبے سے اپنے آپ کو بھی پیش کیا اور اپنا مال بھی حاضر کیا۔ کوئی بھی تحریک خواہ دینی ہو یا سیاسی جب تک اہلیان کراچی اس کا ساتھ نہ دیں تو وہ تحریک کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوئی۔ مگر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اہل کراچی کا جوش ایمانی اور جذبۂ دینی قابل دید ہے کہ اس کام کے لئے ہمیشہ وہ پیش پیش رہے۔ قادیانیوں کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے ملتان کے بعد پہلا مرکز کراچی میں قائم کیا گیا اور اس کے نظم کے لئے حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کو کراچی بھیجا گیا۔ جس کا پہلے دفتر ریڈیو پاکستان کے قریب تھا اور اس کے بعد حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن قدس سرہ کی کوششوں سے یہ موجودہ خوبصورت دفتر ایم اے جناح روڈ نزد مزارِ قائد تعمیر کیا گیا۔

قادیانیوں نے ۱۷، ۱۸؍مئی ۱۹۵۲ء کو جہانگیر پارک کراچی میں جلسہ عام کا اعلان کیا اور قادیانیت کو زندہ اسلام سے تعبیر کیا تو اہل کراچی نے خواجہ ناظم الدین کو پچاسوں تار بھیجے، وفود نے ملاقات کر کے اپنی تشویش کا اظہار کیا، ان حالات کو دیکھتے ہوئے خواجہ ناظم الدین نے سر ظفر اللہ کو جلسے میں جانے سے منع کیا مگر ظفر اللہ نے یہ کہہ کر خواجہ ناظم الدین کی بات ماننے سے انکار کر دیا کہ میں وزارت چھوڑ سکتا ہوں مگر جلسہ نہیں چھوڑ سکتا اور وہ لوہے کی ٹوپی پہن کر پولیس کی سنگینوں کے پہرے میں جلسے میں پہنچا مگر اہل کراچی نے یہ جلسہ درہم برہم کر کے رکھ دیا، اسلامیان کراچی نے پولیس کا تشدد تو برداشت کیا لیکن جلسہ درہم برہم کر کے جہاں اپنی غیرت ایمانی کا ثبوت دیا، وہاں قادیانیوں کے تابوت میں ایک کیل بھی ٹھونک دی۔

۲؍جون ۱۹۵۲ء کو مولانا لال حسین اختر کی مساعی سے تھیوسوفیکل ہال کراچی میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس کا اہتمام ہوا جس میں پہلی مرتبہ تین مطالبات رکھے گئے۔ (۱) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ (۲) چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ کے عہدہ سے علیحدہ کیا جائے۔ (۳) تمام کلیدی اسامیوں سے قادیانی افسروں کو ہٹایا جائے۔

۱۶، ۱۷، ۱۸؍جنوری ۱۹۵۳ء کو کراچی میں عظیم الشان تاریخی اجتماع ہوا جس میں ملک بھر کے جید علماءِ کرام، مشائخ عظام اور سیاسی راہنماؤں نے خطاب کیا۔ اسی جلسہ میں تحریک چلانے کے لئے راست اقدام کا فیصلہ کیا گیا۔ ۲۴؍فروری ۱۹۵۳ء کو آرام باغ کراچی میں عظیم الشان جلسہ کا اہتمام کیا اور اہل کراچی نے ہاتھ بلند کر کے پوری مجلس عمل کے راہنماؤں کے ساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔ غرضیکہ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں اسلامیان

کراچی نے بھرپور کردار ادا کیا، بلکہ یہ کہا جائے کہ اس تحریک کی بنیاد کراچی میں رکھی گئی تو بے جا نہ ہوگا۔

۱۹۷۴ء کی تحریک میں بھی اسلامیان کراچی کا بھرپور کردار فراموش نہیں کیا جاسکتا کہ یہ تحریک تو محدث العصر علامہ حضرت سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہٗ کی قیادت میں چلی تھی اور حضرت بنوری کا تعلق کراچی سے تھا، اسی طرح علامہ شاہ احمد نورانیؒ اور پروفیسر غفور احمدؒ کا تعلق بھی کراچی سے تھا، جنہوں نے حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی قیادت میں قومی اسمبلی میں کلیدی کردار ادا کیا۔ گویا کہ تحریک کی پورے ملک میں قیادت کراچی نے کی۔ حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کے بعد امام اہل سنت حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ اور ان کے بعد حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی نائب امیر کی حیثیت سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے محنتیں، مساعی جمیلہ اور کوششیں آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ حضرت لدھیانوی کی شہادت کے بعد جب حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے حکم پر مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ، حضرت سید نفیس شاہ الحسینی کی خدمت میں حضرت امیر مرکزیہ کا پیغام لے کر گئے کہ اب آپ مجلس کی نائب امارت کی ذمہ داری سنبھالیں تو حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ مفتی احمد الرحمٰن اور حضرت لدھیانوی نے اپنی مساعی سے اس منصب کو اتنا اونچا کر دیا ہے کہ میں اس ذمہ داری کو کیوں کر سنبھال پاؤں گا۔

خاص طور پر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ نے اپنا قلم اس فتنے کی سرکوبی کے لئے وقف کر دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے تردید باطل اور احقاق حق میں حضرت لدھیانوی شہیدؒ کو درجۂ امامت پر فائز فرمایا تھا، خصوصاً تردید قادیانیت میں ان کی خدمات رہتی دنیا تک امت کی راہنمائی کرتی رہیں گی۔ آپ نے مسئلہ قادیانیت کو ایک اچھوتے انداز اور ایسے عام فہم انداز میں سمجھایا کہ عام سے عام آدمی کے لئے بھی یہ مسئلہ سمجھنا آسان ہوگیا۔ آپ کے قلم وزبان سے اس موضوع پر متعدد رسائل وخطبات صادر ہوئے جو تحفۂ قادیانیت کے نام سے چھ جلدوں میں شائع ہوئے۔

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے خلیفہ اجل اور جانشین حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ نے بھی اپنے شیخ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کو اپنی زندگی کا مشن بنالیا اور اپنی تحریر وتقریر کے ذریعہ سے اس کی حفاظت کی۔ فتاویٰ ختم نبوت کو جمع کیا جو تین جلدوں میں شائع ہوئے، اس موضوع پر متعدد رسائل آپ کے قلم سے نکلے۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ ہی کی تربیت یافتہ دو عظیم ہستیاں مفتی محمد جمیل خان شہید اور مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کی بھی ختم نبوت کے لئے عظیم الشان اور ناقابل فراموش خدمات ہیں۔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نور اللہ مرقدہٗ کے دورِ امارت (فروری ۲۰۱۵ء سے ۳۰ جون ۲۰۲۱ء) میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے نمایاں کارنامے انجام دیئے۔

مذکورہ بالا تمام حضرات کا تعلق کراچی سے تھا اور موجودہ نائب امیر حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری الحسینی مدظلہ بھی کراچی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس طرح اسلامیانِ کراچی نے ہر دور میں تحفظ ختم نبوت کا فریضہ احسن انداز میں انجام دیا۔ آج بھی میں کراچی کے تمام غیور مسلمانوں کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے اپنی مرکزی قیادت اور تمام علماء کرام و مشائخ عظام کو یقین دہانی کراتے ہوئے اس عزم کا اظہار کرتا ہوں کہ آقائے نامدار سرورِ دو عالم آنحضرت ﷺ کی عزت و ناموس اور تحفظ ختم نبوت کے لئے جب بھی ضرورت پڑی تو کراچی کے ان عاشقانِ رسول کو آپ ہمیشہ ہراول دستے کے طور پر سامنے پائیں گے اور اس مقدس مشن سے ہم ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

اس اجتماع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم علماء و مشائخ اور دیگر رہنمایانِ قوم کی خدمت میں دست بستہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریک کے بعد شاید ہم مطمئن ہو کر بیٹھ گئے ہیں کہ مسئلہ حل ہو گیا اور اب اس کے لئے مزید محنت کی ضرورت نہیں۔ لیکن حالات اس کے برعکس ہیں، ۱۹۵۳ء کی تحریک کے وقت کے لوگ تو اس وقت شاید چند افراد ہی حیات ہوں اور ۱۹۷۴، ۱۹۸۴ء کی تحریک کو بھی بہت عرصہ بیت چکا۔ آج کا نوجوان نہ ان تحریکات سے واقف ہے اور نہ ہی ہم آج وہ ماحول برقرار رکھ سکے ہیں جو ان تحریکات کے وقت تھا، اس لئے آج کا نوجوان اور آئندہ پروان چڑھنے والی نسلیں اس فتنے سے آگاہ ہی نہیں ہیں۔ جبکہ قادیانیوں نے اپنا طریقۂ کار بھی تبدیل کر لیا ہے، وہ اپنے حقوق کا رونا رو کر گمراہی پھیلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے عالمی اداروں کا سہارا لیا ہوا ہے، لہٰذا موجودہ دور کی صورتحال کو سامنے رکھ کر نئے سرے سے اپنی ترجیحات قائم کرنے اور مسلسل امت مسلمہ کو اس فتنہ سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں مرکزی کردار علماء اور مشائخ ہی ادا کر سکتے ہیں۔

قادیانیوں کی پشت پناہی کرنے والے تمام بین الاقوامی حلقوں، اقوام متحدہ، یورپی یونین، ایمنسٹی انٹرنیشنل اور امریکا بہادر سے بھی کہنا چاہتے ہیں کہ جب پاکستان کی پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا، ایک بار نہیں چار بار، ایک مرتبہ ۱۹۷۴ میں، دوسرا جب جنرل محمد ضیاء الحق نے ۱۹۸۴ میں آرڈیننس پاس کیا اور بعد میں پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر اس کی منظوری دی، تیسری مرتبہ جب جناب سیّد یوسف رضا گیلانی کے دور میں پارلیمنٹ نے پورے دستور پر نظر ثانی کی اور میاں رضا ربانی کی سربراہی میں کمیٹی نے طے کیا کہ دستور میں ختم نبوت سے متعلقہ دفعات جوں کی توں بحال رہیں گی تو پارلیمنٹ نے اس کی توثیق کرتے ہوئے قادیانیوں کی سابقہ دستوری حیثیت بحال رکھی۔ چوتھی مرتبہ جب انتخابی قواعد وضوابط میں ترامیم کے متنازع بل سے یہ مسئلہ پھر اٹھ کھڑا ہوا تو پوری پارلیمنٹ نے اس پر غور و خوض کے بعد متفقہ اعلان

کیا کہ قادیانیوں کی حیثیت وہی رہے گی جو ۱۹۷۴ء کی پارلیمنٹ نے طے کی تھی۔ مختلف مواقع پر عوام کے ووٹوں سے منتخب ہونے والی پارلیمنٹ نے چار مرتبہ اس قومی فیصلے کا اعلان کیا، دنیا میں ہر جگہ کسی بھی ملک میں ہونے والے دستوری فیصلوں کا احترام کیا جاتا ہے تو عالمی برادری اس فیصلے کو تسلیم نہ کرنے پر کیوں مصر ہے؟ جبکہ عالم اسلام کے تمام ادارے اور تمام دارالافتاء ان کے کفر پر فتاویٰ جاری کر چکے ہیں، جس جس عدالت میں ان کا مقدمہ گیا تقریباً تمام عدالتوں کے فیصلے موجود ہیں کہ قادیانی مسلمانوں سے علیحدہ ایک قوم ہے اور خود قادیانی بھی اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ گردانتے ہیں تو پھر ان کو مسلمانوں میں شامل کئے جانے پر اصرار سمجھ سے بالاتر ہے۔ ایک طرف تقریباً ایک ارب سے زائد مسلمان ہیں اور دوسری طرف چند لاکھ قادیانی۔ مگر عالمی برادری اس عظیم اکثریت کے مقابلے میں چند افراد کو اہمیت دیتی ہے جو سمجھ سے بالاتر ہے۔ عالمی برادری کو اپنی روش پر غور کرنا بلکہ اسے تبدیل کرنا چاہئے۔

اس اجتماع کی وساطت سے ہم قادیانیوں سے کہنا چاہتے ہیں کہ ایک نئی نبوت کے ماننے کے بعد تم نے اپنا راستہ خود مسلمانوں سے علیحدہ کرلیا ہے اور اس کا تم خود بھی اقرار کرتے ہو، اس لئے تمہارے لئے دو ہی راستے ہیں: اگر تم اس نئی نبوت کے ماننے پر بضد ہو تو اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ قوم اور اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرلو۔ مسلمانوں میں گھسنے کی ناکام کوشش مت کرو اور اگر اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار کرنا چاہتے ہو تو راستہ کھلا ہے۔ مرزا غلام احمد کی نبوت کا انکار کر کے خاتم الانبیاء حضور اکرم ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ بلکہ ہم انتہائی دلسوزی اور اخلاص کے ساتھ تمام قادیانیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ تم ایک طویل عرصہ سے دجل و تلبیس کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہو، غلط تاویلات کر کے تم خود تذبذب کا شکار ہو، آؤ! سچے دل سے اسلام کے دامن عافیت اور ختم المرسلین ﷺ کی چادرِ رحمت کے سایہ میں آ کر سکون حاصل کرو۔ مسلمان تمہیں سینے سے لگانے کے لئے تیار ہیں۔ عوام سے کہنا چاہتے ہیں کہ آپ نے آج تک عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کیا ہے اور قادیانیوں سے متعلق آئینی دفعات پر پہرا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی اداروں کے تمام تر زور صرف کرنے اور قادیانیوں سے ہمدردی رکھنے والے تمام اداروں کی سرتوڑ کوشش کے باوجود نہ قادیانی اپنی کسی سازش میں کامیاب ہوسکے اور نہ کسی کو ان آئینی دفعات کو ختم کرنے کی ہمت ہوئی۔ بس ہمیشہ بیدار رہو، اسی طرح ختم نبوت کی پاسبانی کا فریضہ انجام دیتے رہو اور چوکنا ہو کر چوکیداری کرتے رہو تاکہ کوئی قزاق ختم نبوت کے عقیدہ میں نقب زنی کرنے میں کامیاب نہ ہو۔

ایک بار پھر آپ تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاص طور پر ان تمام رفقاء و کارکنان ختم نبوت کا جنھوں نے اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے دن رات محنت کی۔ اللہ جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!

ختم نبوت کانفرنس کراچی کی رپورٹ، قراردادیں اور جھلکیاں

مولانا محمد قاسم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیراہتمام یکم ستمبر ۲۰۲۲ء کو مزار قائد کے سامنے باغ جناح میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مرکزی امیر مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، نائب امیر مولانا خواجہ عزیز احمد، سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ مولانا خواجہ خلیل احمد، مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، سینیٹر و امیر جمعیت علمائے اسلام خیبر پختونخوا مولانا عطاء الرحمٰن، مرکزی مبلغ مفتی محمد راشد مدنی، امیر مجلس کراچی مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، قانونی مشیر منظور احمد میو ایڈووکیٹ، معروف علمی شخصیت مولانا ڈاکٹر ادریس سومرو، معروف روحانی شخصیت پیر حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی، صوبہ سندھ کے مبلغین مولانا مختار احمد، مولانا تجمل حسین، مولانا محمد حنیف سیال، کراچی کے اضلاع کے ذمہ داران مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ، مولانا محمد عادل غنی، مولانا محمد رضوان قاسمی، مولانا محمد شعیب کمال، ناظم عمومی جمعیت علمائے اسلام سندھ مولانا راشد محمود سومرو، قاری محمد عثمان، مولانا عبدالکریم عابد، نائب مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن مولانا سید احمد یوسف بنوری، صوبائی وزیر اور پیپلز پارٹی کراچی کے صدر سعید غنی، جماعت اسلامی پاکستان کے نائب امیر معراج الہدیٰ صدیقی، پاک سرزمین پارٹی کے سربراہ و سابق ناظم کراچی سیّد مصطفیٰ کمال، ایم کیو ایم پاکستان کے سابق سربراہ و سابق میئر کراچی ڈاکٹر فاروق ستار، جمعیت اہلحدیث کے مولانا ضیاء شاء اللہ بخاری اور جمعیت علمائے پاکستان (نورانی) کے رہنما مولانا قاضی احمد نورانی نے خطاب میں کیا۔

مقررین نے کہا کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں فیصلہ کیا گیا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ ختم نبوت کی آئینی ترمیم کرنے والی اسمبلی کے ارکان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے بڑی جدوجہد کے بعد اس فتنے کا آئینی اور قانونی طور پر راستہ روکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا سید محمد یوسف بنوری، مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد، چوہدری ظہور الٰہی، ذوالفقار علی بھٹو، یحییٰ بختیار اور دیگر اکابرین کی کوشش اور قربانی کو سلام پیش کرتے ہیں۔ مقررین نے کہا کہ ختم نبوت کے معاملے پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا ہے۔ پاکستان اسلامی ملک ہے اور اسلامی ملک کے سرکاری و ریاستی عہدوں اور کلیدی مناصب پر مسلمان ہی فائز ہوسکتے ہیں۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد اشفاق یونس اور راقم نے ادا کئے۔

قرادادیں مولانا مفتی محمد سلمان یاسین نے پیش کیں پریس گیلری میں صحافیوں کی رہنمائی اور سوشل میڈیا پر کوریج مولانا سمیع الحق سواتی، مولانا محمد الیاس لدھیانوی، حافظ محمد نبیل، حافظ محمد صہیب اعجاز اور حافظ قاسم خان نے کی۔ سیکورٹی کے سخت ترین انتظامات کئے گئے تھے۔ ہزاروں افراد کا پنڈال مغرب کے فوراً بعد ہی بھر چکا تھا۔ کانفرنس رات دو بجے حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

قراردادیں

۱...... آج کا یہ عظیم الشان فقید المثال اجتماع قرار دیتا ہے کہ ہم سب کو اپنے ملک سے محبت کے عہد کی تجدید کرنا ہوگی، اس لئے کہ ملک ہے تو ہم سب ہیں، اگر خدانخواستہ ملک غیر مستحکم ہوا یا اسے کچھ ہوگیا تو محفوظ کوئی بھی نہیں رہے گا۔

۲...... آج کا یہ اجتماع سمجھتا ہے کہ یہ ملک پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے اور اسلام کے نام ہی سے اس کی بقا ہے، لہٰذا قیامِ پاکستان کی منزل نفاذِ اسلام کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہئے اور اسلام کا نظام نافذ کرنا چاہئے، تبھی یہ ملک امن کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

۳...... خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت، جس کے تحفظ کرنے کا پاکستان کو سرکاری سطح پر اعزاز حاصل ہے، اس عقیدے کی سلامتی اور اس کے خلاف محرکات مثلاً قادیانی فتنے کے خلاف جدوجہد جاری رہنی چاہئے۔

۴...... پاکستان اسلامی ملک ہے اور اسلامی ملک کے سرکاری و ریاستی عہدوں اور کلیدی مناصب پر مسلمان ہی فائز ہوسکتے ہیں، لہٰذا قادیانیوں کا داخلہ تمام کلیدی عہدوں پر بند کیا جائے اور جس عہدے پر جو قادیانی فائز ہے، اسے اس سے برطرف کیا جائے۔

۵...... پچھلے دورِ حکومت میں ایک سکہ بند قادیانی بلال حئی جس کا تعلق سیالکوٹ سے ہے، کو آذر بائیجان میں پاکستان کا سفیر بنا کر تعینات کیا گیا جو ابھی تک اس عہدے پر براجمان ہے، یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ آذر بائیجان میں مقیم قادیانی سفیر کو فوراً واپس بلا کر اس کی جگہ کسی مسلمان اور محبّ وطن پاکستانی کا تقرر کیا جائے۔

۶...... تمام سیاسی جماعتوں کو چاہئے کہ اپنی ترجیحات اور پالیسیاں اسلام اور پاکستان کو مقدم رکھ کر طے کریں اور قادیانی نواز افراد سے اپنی صف بندی جدا کریں۔ یاد رکھیں کہ ہمارے ملک پاکستان کے مصور و خالق شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا کہ ''قادیانی ملک اور ملت کے غدار ہیں۔''

۷...... اس وقت ملک بھر میں جو سیلابی صورت حال ہے اور آزمائش کی اس گھڑی میں ہمارے ہم وطن مبتلا ہیں، ہمارا فرض بنتا ہے کہ تمام تر مذہبی و مسلکی، قومی و لسانی اور سیاسی و گروہی مفادات سے بالاتر ہو کر ان کی امداد کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ و استغفار کا اہتمام کریں۔

۸...... یہ عظیم اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ وطن عزیز سے جس طرح قانونی وعدالتی طور پر سود کو حرام اور ممنوع قرار دیا گیا ہے، اسی طرح حکومت پاکستان اسے سرکاری، انتظامی اور بینکاری سطح پر بھی ممنوع قرار دے۔

۹...... اس اجتماع کے توسط سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ تمام مسلمان قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں، کیونکہ قادیانی اپنے مال کا ایک معتد بہ حصہ مسلمانوں کو مرتد بنانے پر صرف کرتے ہیں، لہٰذا عاشقان مصطفیٰ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ محبت نبوی ﷺ کا ثبوت دیتے ہوئے منکرین ختم نبوت کا مکمل معاشی مقاطعہ کریں۔

۱۰...... قادیانی جہاد کے منکر ہیں، لہٰذا انہیں فوج کے عہدوں پر نہ رکھا جائے۔

۱۱...... قادیانی آئین پاکستان کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں، حکومت انہیں آئین کا پابند بنائے۔

۱۲...... قادیانی شعائر اسلام کا استعمال نہیں کر سکتے، ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد کرنے کا پابند بنایا جائے۔

۱۳...... آج کا یہ اجتماع پوری دنیا کے سامنے قادیانیت کے خلاف ایک ریفرنڈم ہے اور اہل کراچی نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے کہ عالمی اداروں کی تحفظ عقیدۂ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی۔

۱۴...... آخر میں ہم قادیانیوں کو بھی یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ وہ آج بھی اگر مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کی جھوٹی نبوت کا طوق اتار کر دامن محمدی سے وابستہ ہو جائیں تو ہم انہیں اپنے بھائیوں کی طرح سینے سے لگانے کو تیار ہیں۔ ہم قادیانیوں کو دعوتِ اسلام دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی بدبخت پر تین حرف بھیج کر خاتم النّبیین آنحضرت ﷺ کی رحمت کے سائے میں آجائیں۔‘‘

روزنامہ امت کراچی میں ختم نبوت کانفرنس مزار قائد کراچی کی جھلکیاں

☆...... رات ۱۰ بجے تک قافلوں کی آمد، واک تھرو گیٹ نصب، پنڈال میں ۱۲۰۰ رضا کار سیکورٹی پر مامور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام باغ جناح میں ختم نبوت کانفرنس میں ہزاروں عاشقان رسول امڈ آئے۔ سیاسی و مذہبی رہنماؤں نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔

☆...... عصر کے بعد سے رات ۱۰ بجے تک قافلوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔

☆...... پنڈال کے ایک حصے میں ۵۰ ہزار سے زائد کرسیاں لگائی گئی تھیں۔

☆...... باغ جناح کے علاوہ سڑکیں بھی عوام سے بھر گئیں۔

☆...... یورپی یونین کو بتاتا ہے کہ تمام مسلمان اس معاملے پر یکجا ہیں: قاری منیر، گل نواز، مفتی عادل۔

☆...... ۲۳ سال بعد کراچی میں اتنی بڑی سطح پر ختم نبوت کانفرنس کا ہونا بڑی خوشی سے کم نہیں۔

☆...... باغ جناح میں آنے والے شرکاء کے لئے وضو اور پینے کے پانی کی وافر مقدار موجود تھی۔ ساؤنڈ کا جدید سسٹم، اسٹیج کے قریب بڑی اسکرین نصب، ائمہ مساجد کے لئے الگ انتظام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت جلسہ گاہ میں تمام تر تیاری مکمل کی گئی تھیں۔

☆...... شرکاء کو مشکلات سے بچانے کے لئے اسٹیج، پنڈال، داخلی راستوں، سیکورٹی، پارکنگ سمیت ضروری انتظامات کئے گئے تھے۔

☆...... جلسہ گاہ میں باقاعدہ جماعت کے ساتھ نمازوں کا اہتمام کیا گیا۔تفصیلات کے مطابق جلسہ گاہ میں نماز عصر، مغرب اور عشاء جماعت کے ساتھ ادا کی گئی۔ (روزنامہ امت کراچی ۲؍ستمبر ۲۰۲۲ء)

ختم نبوت کانفرنس کوٹ کمبوہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد کوٹ کمبوہ جی ٹی روڈ لاہور میں معروف بزرگ عالم دین پیر طریقت مولانا محمد حنیف کمبوہ کی سرپرستی اور مجلس لاہور کے نائب امیر پیر میاں محمد رضوان نفیس کی صدارت میں منعقد ہوئی کانفرنس میں مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، سیکرٹری جنرل لاہور مولانا علیم الدین شاکر، مولانا محمد عابد حنیف کمبوہ، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد قاسم گجر، مولانا خالد محمود، قاری بشیر احمد، مولانا سعید وقار سمیت متعدد علماء کرام نے شرکت و بیانات کئے۔

تحفظ ختم نبوت کنونشن وعظمت قرآن پروگرام ٹیکسلا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ختم نبوت علماء طلباء وکنونشن ۱۶؍اگست بروز منگل بعد نماز ظہر جامعہ سراج المدارس ٹیکسلا منتظم مولانا محمد زکریا تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد طارق مبلغ عالمی مجلس کا مختصر بیان ہوا۔آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان کا تفصیلی اور مدلل بیان ہوا۔ٹیکسلا شہر کے اکثر علماء کرام نے پروگرام میں شرکت کی۔دوسرا پروگرام بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد اندرون محلّہ حسن ابدال میں ہوا۔تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد طارق مبلغ عالمی مجلس نے مقامی مجلس کی باڈی کا اعلان کیا۔اس کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا ختم نبوت اور عظمت قرآن پر بیان ہوا۔ اس پروگرام میں حسن ابدال کے علماء، مولانا قاضی ابراہیم ثاقب امیر عالمی مجلس اٹک اور بھوئی گاڑ سے مولانا شہاب الدین نے شرکت فرمائی۔اس پروگرام کے منتظم قاری اکرام اللہ مولانا صفدر جروار تھے۔

تحفظ ختم نبوت واستحکام پاکستان کانفرنس لاہور

مولانا عبدالنعیم

جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور میں یوم ختم نبوت ۷ستمبر۱۹۷۴ء کے عظیم فیصلے کی یاد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام عظیم الشان تحفظ ختم نبوت واستحکام پاکستان ختم نبوت کانفرنس ۶ستمبر۲۰۲۲ء کو مجلس کے مرکزی امیر مولانا پیر حافظ ناصرالدین خان خاکوانی کی زیرصدارت، مہتمم جامعہ اشرفیہ مولانا فضل الرحیم کی زیر نگرانی اور مجلس لاہور کے امیر مولانا مفتی محمد حسن کی سرپرستی میں منعقد ہوئی، کانفرنس میں جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری، مجلس کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، پنجاب کے وزیراعلیٰ جناب پرویز الٰہی، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مرکزی رہنما علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، جے یو آئی کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد امجد خان، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے سیکرٹری جنرل مولانا احمد علی سراج، جامعہ اشرفیہ کے ناظم حافظ اسد عبید، ناظم اعلیٰ قاری ارشد عبید، جامعہ اشرفیہ کے استاذ الحدیث مولانا محمد یوسف خان، مولانا سیف الرحمٰن مہند شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، مفتی شاہد عبید، مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، حفیظ سنٹر یونین کے صدر فیاض بٹ، سید سلمان گیلانی، قاری احسان اللہ فاروقی، پیر رضوان نفیس، مولانا جمیل الرحمٰن اختر، جنرل سیکرٹری لاہور مولانا علیم الدین شاکر، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا محمد قاسم گجر، رانا محمد عثمان قصوری، مولانا عمران نقشبندی سمیت یگر علماء نے خطابات کئے اور شعور ختم نبوت کو اجاگر کیا اور شہدائے ختم نبوت اور پاکستان کی پارلیمنٹ کے تاریخی فیصلے کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

۷ستمبر کا دن ایک تاریخ ساز دن ہے کیونکہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے آئین میں ترمیم کر کے قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ یہ فیصلہ دراصل اسلامیان پاکستان کی کوششوں کا ثمر ہے۔ ہزاروں عاشقان مصطفیٰ نے جذبہ عشق سے سرشار ہوکر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر یوم ختم نبوت کے حوالہ سے ملک بھر میں علمائے کرام نے یوم ختم نبوت منایا گیا ملک بھر میں ختم نبوت کے موضوع اور ردِ مرزائیت پر مفصل خطابات کئے۔ لاہور، ملتان، کراچی، اسلام آباد، چنیوٹ، چناب نگر، شیخوپورہ، جھنگ، راولپنڈی، حیدرآباد، سکھر، میرپور خاص، رحیم یار خان، منڈی بہاء الدین، گجرات، ساہیوال، بہاولپور، چیچہ وطنی، اوکاڑہ، ننکانہ، نواب شاہ، مظفر گڑھ، گوجرانوالہ، خانیوال، وہاڑی، ڈیرہ غازی خان، لیہ، بکھر سمیت ملک بھر کے چھوٹے بڑے شہروں میں علماء کرام نے یوم ختم نبوت منایا اور ریلیاں نکالی گئیں۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس ایبٹ آباد

جناب اعجاز احمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے زیر اہتمام ۲۱/اگست ۲۰۲۲ء کو ۳۵ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس بار کلب میں منعقد ہوئی۔ مختلف حلقوں میں علماء کرام نے روزانہ کی بنیاد پر دروس ختم نبوت رکھے۔ پورے شہر کو پینا فلیکس، بورڈز اور دیدہ زیب بینرز سے سجایا گیا۔ وقار جدون، ساجد اعوان، مجاہد علی شاہ اور قاضی شاہد کانفرنس کے انتظامات کی نگرانی کی۔ سیکورٹی کے لئے سینکڑوں رضا کاروں کی قیادت مولانا نورالحق اور صدیق الفاروق نے کی۔ کانفرنس کی کوریج کے لئے صحافی حضرات نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔

کانفرنس کا آغاز بعد نماز ظہر ہوا۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ نے کی۔ جبکہ نقابت کے فرائض عالمی مجلس کے ضلعی ناظم مولانا سید مبشر حسین شاہ نے سرانجام دیئے۔ قاری عبدالوحید مدنی گوجرانوالہ نے تلاوت کی۔ معروف نعت خوانوں قاری جنید مصطفیٰ، چن زیب معاویہ اور مولانا اسماعیل تنولی نے خوبصورت نعتیں پیش کیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے امیر مفتی عبدالواجد نے کلمات تشکر جبکہ مفتی محمد زبیر صلاح نے قراردادیں پیش کیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور اور مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان کے پرمغز بیانات ہوئے۔ حضرت امیر مرکزیہ کی تشریف آوری پر ان کا مدلل بیان ہوا۔ ازاں بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختون خوا کے امیر مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے دلنشین انداز میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو سمجھایا۔ آخری خطاب شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا تھا۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے قانون میں جب بھی کسی نے ردوبدل کرنے کی کوشش کی تو ہم نے ملک گیر احتجاج کیا۔ موجودہ سال کے شروع میں مرزائی ابوبکر خدابخش نتھوکہ کو اس کی ریٹائرمنٹ کے بعد توسیع دینے کی کوشش کی گئی۔ شہزاد اکبر اور نتھوکہ کا گٹھ جوڑ تھا۔ ہم نے ملک بھر میں احتجاج کیا۔ اس پر اس وقت کی حکومت یہ فیصلہ واپس لینے پر مجبور ہوئی۔ اس وقت عالمی سطح پر مرزائیت پسپا ہو رہی ہے۔ افریقی ملک مالی میں مرزائیوں کو غیرمسلم قرار دیا گیا ہے۔ ہماری دعوت کے نتیجے میں بہت سے مرزائی جھوٹے مدعی نبوت پر لعنت بھیج کر محمد عربی کی غلامی اختیار کر رہے ہیں۔ جب تک منکرین ختم نبوت موجود ہیں۔ ہماری تحریک جاری رہے گی۔ کانفرنس کا اختتام مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی کی دعا سے ہوا۔ ہری پور، سرائے صالح، شاہ محمد، حویلیاں، قلندر آباد داتہ، مانسہرہ اور مختلف دوسرے علاقوں سے مجاہدین ختم نبوت نے قافلوں کی صورت میں بھرپور شرکت کی۔

آہ میرے محبوب! ...... حضرت مولانا محبوب احمد خیر پوری

مولانا مفتی محمد آصف

حضرت مولانا قاری محبوب احمدؒ مدرسہ نفیس المدارس شیر شاہ روڈ نادر آباد پھاٹک ملتان کے مہتمم اور صحابہ مسجد گارڈن ٹاؤن ملتان کے خطیب تھے، ۱۹۶۷ میں اللہ بخش کے گھر پیدا ہوئے، خیر پور ٹامیوالی کے مشہور عالم دین مفتی اعظم بہاول پور مولانا مفتی غلام قادرؒ سے ایسا قریبی تعلق تھا کہ مفتی صاحب نے اپنی پوتی پروفیسر عبدالحمید کی بیٹی آپ کے نکاح میں دی۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی سے حاصل کی، پھر دورہ حدیث شریف جامعہ خیر المدارس سے کیا۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا مفتی غلام قادرؒ، شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق، مولانا مفتی عبدالستارؒ، شیخ الحدیث مولانا منظور احمدؒ اور قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ قابل ذکر ہیں۔

فراغت کے بعد سات سال تک خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی میں درجہ کتب کی تدریس کی، پھر حضرت قاری محمد حنیف جالندھری ان کو ملتان لے آئے اور وفاق المدارس دفتر میں درجہ عالمیہ کی ذمہ داری ان کے سپرد کر دی، ساتھ ہی وفاق کی جامع مسجد کے خطیب بھی متعین ہوئے۔ عرصہ دو سال بعد گارڈن ٹاؤن میں مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ جو کہ گارڈن ٹاؤن سے بستی خدادادا اور پھر ۲۰۰۷ء میں نادر آباد پھاٹک کے متصل ذاتی جگہ خریدنے کے بعد وہاں منتقل ہوا۔ اپنے شیخ و مرشد حضرت اقدس پیر نفیس الحسینی شاہؒ کے نام سے مدرسہ کو منسوب کیا۔ اسی دوران ۲۰۰۵ء سے تاحیات جامع مسجد صحابہ گارڈن ٹاؤن ملتان میں امامت و خطابت بھی برقرار رکھی۔

مولانا بہترین قاری، مدرس، خطیب، نیک دل اور نہایت ہی ملنسار، متواضع شخصیت تھے۔ ملک بھر کے بزرگوں سے ان کا دیرینہ تعلق تھا۔ حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ، مولانا مفتی غلام قادرؒ، حضرت مفتی محمد تقی عثمانی، حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی، حضرت قاری محمد حنیف جالندھری، حضرت پیر ناصر الدین خاکوانی مدظلہم و دیگر اکابر بزرگوں سے قلبی اور قریبی تعلق تھا۔ مدرسہ میں دینی و مذہبی بالخصوص ختم نبوت پروگرامات کراتے رہتے تھے۔ وفات سے تین روز قبل ۲۹/اگست کو بھی تحفظ ختم نبوت ریلی ۷ستمبر کے حوالہ سے اپنے مدرسہ میں پروگرام بھی کرایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے حلقہ سیدنا ابو سعید خدریؓ کے متحرک نگران تھے۔

سوگواران میں ایک جید عالم دین بھائی مولانا محفوظ احمد، ایک اہلیہ، دو بیٹیاں، تین کمسن بیٹے اور سینکڑوں شاگرد چھوڑے۔ ملتان نشتر ہسپتال میں یکم ستمبر ۲۰۲۲ء بروز جمعہ بوقت تہجد وفات پائی، میت خیر پور لئے گئے، ملتان سے سینکڑوں لوگ جنازہ میں شرکت کے لئے خیر پور پہنچے۔ آپ کی سعادت مندی ہے کہ جمعہ کے دن وفات، جنازہ و تدفین ملی اور حضرت مفتی غلام قادر اور اپنے والدین کے بالکل ساتھ تدفین کی جگہ پائی۔

۷ستمبر...... ایک تاریخ ساز دن

مولانا مفتی خالد محمود

’’اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کے حدود مقرر ہیں، یعنی وحدت الوہیت پر ایمان، انبیاء علیہم السلام پر ایمان اور رسول کریم ﷺ کی ختم رسالت پر ایمان، دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں۔ مثلاً برہمو خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں، لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا، کیوں کہ قادیانیوں کی طرف وہ انبیاء کے ذریعے وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کی ختم نبوت کو نہیں مانتے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کرسکا۔ ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا، لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ الگ جماعت ہیں اور مسلمانوں میں شامل نہیں۔‘‘ (حرفِ اقبال)

’’میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں، یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کریں۔ ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہو، تاکہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔‘‘ (حرف اقبال، ص ۱۳۷)

’’میرے نزدیک بہائیت قادیانیت سے زیادہ مخلص ہے کیوں کہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے لیکن مؤخر الذکر (قادیانیت) اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے، لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔‘‘ (حرفِ اقبال، ص ۱۲۳)

’’میرے خیال میں قادیانی حکومت سے کبھی علیحدگی کا مطالبہ کرنے میں پہل نہیں کریں گے، ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کردیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ منظور نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کررہی ہے، کیوں کہ وہ ابھی اس قابل نہیں کہ چوتھی جماعت کی حیثیت سے مسلمانوں کی برائے نام اکثریت کو ضرب پہنچا سکے۔ حکومت نے ۱۹۱۹ء میں سکھوں کی طرف سے علیحدگی کے مطالبہ کا انتظار نہ کیا، اب وہ قادیانیوں سے ایسے مطالبہ کے لئے کیوں انتظار کررہی ہے؟‘‘ (حرفِ اقبال، ص: ۱۳۸)

’’میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین راستہ یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم

کرے اور یہ قادیانیوں کی اپنی پالیسی کے بھی عین مطابق ہوگا۔ ادھر مسلمان بھی ان سے وہی رواداری برتیں گے جو وہ باقی مذاہب کے بارے میں اختیار کرتے ہیں۔'' (حرفِ اقبال، ص ۱۲۸)

''اسلام جو تمام قومیتوں کو ایک ہی رسی میں پرونے کا دعویٰ رکھتا ہے، ایسی تحریک کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں رکھ سکتا جو اُس کی موجودہ وحدت کے لئے خطرہ ہو اور مستقبل میں انسانی معاشرہ میں مزید افتراق وانتشار کا باعث بنے۔'' (تحریک ختم نبوت ص ۹۹)

سطور بالا میں یہ چند اقتباسات پیش کئے گئے ہیں جو مفکر اسلام علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے قایانیوں کے بارے میں ان کے بیانات اور خطوط سے لئے گئے ہیں، ان اقتباسات میں علامہ اقبال نے قادیانیت کو اسلام کے خلاف ایک فتنہ اور خطرہ قرار دیتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے کہ قادیانی اسلام سے خارج اور مسلمانوں سے علیحدہ ہیں اور اس وقت کی حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ تصادم اور ہنگامہ آرائی سے بچنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ ایک جماعت قرار دیدیا جائے کیوں کہ علامہ اقبال سمجھتے تھے کہ قادیانیوں اور مرزائیوں کے جو نظریات ہیں ان کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ کیوں کہ مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا اور قادیانی خواہ وہ مرزائی ہوں یا لاہوری وہ اس نئے نبی کے ماننے والے ہیں اور نئے نبوت کے دعویٰ کرنے والے اور اس کے ماننے والے الگ قوم شمار ہوتے ہیں۔ علامہ اقبال نے اس حقیقت کو واشگاف الفاظ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہے جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں۔ چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو، لیکن اپنی بنائی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے (کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں...... بیان مرزا محمود، خلیفہ قادیان، مندرجہ ''آئینہ صداقت'' ص: ۳۵) مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔

(حرفِ اقبال، ص ۱۲۲)

''ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ بانی تحریک (مرزا غلام احمد) نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی) مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع

تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے، یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں، جتنے سکھ، ہندوؤں سے، کیوں کہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں، اگر چہ وہ ہندو مندروں میں پوجا نہیں کرتے، اس امر کو سمجھنے کے لئے کسی خاص ذہانت یا غور وفکر کی ضرورت نہیں ہے کہ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟'' (حرفِ اقبال، ص ۱۳۸، ۱۳۷)

علامہ اقبال نے قادیانیت کا بغور مطالعہ کیا تھا اور انہیں قریب سے دیکھنے کا موقع ملا تھا اس لئے وہ اس فتنہ کی سنگینی اور اس کے عواقب ونتائج سے نہ صرف یہ کہ باخبر تھے بلکہ اس فتنہ نے انہیں بے چین کر دیا تھا۔ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ لکھتے ہیں: ''علامہ مرحوم جدید تعلیم یافتہ طبقے میں پہلے شخص تھے جن کو ''فتنہ قادیانیت'' کی سنگینی نے بے چین کر رکھا تھا۔ وہ اس فتنہ کو اسلام کے لئے مہلک اور وحدت ملت کے لئے مہیب خطرہ تصور کرتے تھے، ان کی تقریر وتحریر میں ''قادیانی ٹولے'' کو ''غدارانِ اسلام'' اور ''باغیانِ محمدؐ'' سے یاد کیا جاتا تھا، اس لئے کہ ان کے نزدیک اس فرقہ کے موقف کی ٹھیک ٹھیک تعبیر کے لئے اس سے زیادہ موزوں کوئی لفظ نہیں تھا، نہ ہوسکتا تھا۔ وہ اس فتنہ کے استیصال کو سب سے بڑا ملی فریضہ سمجھتے تھے، اور وہ ایک شفیق اور صاحب بصیرت سرجن کی طرح مضطرب تھے کہ اس ''ناپاک ناسور'' کو جسد ملت سے کاٹ پھینکا جائے ورنہ یہ ساری اُمت کو لے ڈوبے گا۔'' (تحفہ قادیانیت جلد سوم ۱۰۹)

قادیانیوں کے طور طریقے دیکھ کر علامہ اقبال نے ''پنڈت نہرو'' کے نام اپنے خط میں لکھا: ''میں اپنے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی، اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔''

(کچھ پرانے خطوط، ج۱، ص۲۹۳)

کاش اس وقت علامہ اقبال کی بات کو مان لیا جاتا اور قادیانیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ ایک اقلیت قرار دے دیا جاتا تو بعد میں رونما ہونے والے روح فرسا واقعات جنم نہ لیتے۔ حضرت لدھیانویؒ لکھتے ہیں: ''اگر نقاش پاکستان کے انتباہ پر توجہ کی جاتی تو اقبال کے پاکستان کی تاریخ، شہید ملت لیاقت علی خاں کے قتل سے شروع ہوکر مشرقی پاکستان کے قتل تک رونما ہونے والے واقعات سے یقیناً پاک ہوتی۔ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کا فیصلہ پیغامِ اقبال کا جواب نہیں بلکہ اس کی بسم اللہ ہے، اقبال کا پیغام یہ ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی، سیاسی اور معاشرتی اداروں میں اس باغی گروہ کی شرکت اُمت مسلمہ کی موت ہے، آج صرف پاکستان نہیں بلکہ پورا عالم اسلام (خصوصاً خطہ عرب اور مشرقِ وسطیٰ) ان باغیان اسلام کی سازشوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ تل

ابیب سے ربوہ کا رابطہ اہل نظر سے مخفی نہیں، اور یہودی فوج میں قادیانی ٹولے کی ’’خدمات‘‘ عالم آشکارا ہوچکی ہیں۔‘‘　　(تحفہ قادیانیت جلد سوم،ص ۱۱۰)

آغا شورش کاشمیری نے قادیانیوں کے بارے میں علامہ اقبال کے دو بیان نقل کرنے کے بعد لکھا:

’’علامہ کے ان دو بیانوں نے قادیانیت کو مسلمانوں کی ذہنی فضا سے نکال باہر کیا اور قادیانی قلعہ مسمار ہوگیا۔ علامہ ان بیانوں کے بعد کچھ دن کم تین سال زندہ رہے، اگر پاکستان بن جانے تک زندہ رہتے تو اغلب تھا کہ مرزائی امت آغاز ہی میں اقلیت کا درجہ پا جاتی۔ ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ نہ ہوتا اور قادیانی پاکستان میں اقتدار حاصل نہ کرپاتے جو مختلف الاصل سازشوں کا محرک ہوا، پاکستان میں نہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت چلتی نہ مسلمانوں کا خون ارزاں ہوتا، نہ مارشل لاء لگتا، نہ ملک عسکری چنگل میں جاتا نہ دولخت ہوتا، نہ قادیانیت عرب ملکوں میں صہونیت کا مثنیٰ ہوتی، نہ عالمی سامراج اس سے گٹھ بندھن کرتا اور نہ عالمی سامراج کا آلۂ کار ہونے کی حیثیت میں اسے کوئی حوصلہ ہوتا۔‘‘　　(تحریک ختم نبوت ص ۱۲۹)

علامہ اقبال مرحوم نے اپنے خطبات، مقالات اور خطوط میں جس طرح سے قادیانیت کا تجزیہ کیا ہے اس سے جدید طبقہ کو قادیانیت کے پس منظر کو سمجھنے میں مدد ملی۔ علامہ کے ان خطبات و مقالات اور خطوط میں جس طرح سے قادیانیت کا تجزیہ کیا ہے اس سے جدید طبقہ کو قادیانیت کے پس منظر کو سمجھنے میں مدد ملی علامہ کے یہ خطبات و مقالات حرف اقبال، اقبال اور قادیانی، ارمغانِ اقبال، انوار اقبال اور دیگر کتابوں میں شائع ہوچکے ہیں۔

علامہ اقبال کے اس مطالبہ پر حکومت وقت نے تو کوئی توجہ نہیں دی کیوں کہ اس وقت انگریز کی حکومت تھی اور انگریز حکومت اپنے ہی تخلیق کردہ گروہ کے خلاف کیونکر فیصلہ دے سکتی تھی۔ لیکن احرار اسلام نے اس مطالبہ کو اپنا مشن بنالیا اور انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی جماعت کی کفریات کو تسلسل کے ساتھ اوران کے غیر مسلم اقلیت کے مطالبے کو اپنے ہر جلسہ میں عوام الناس کے سامنے پیش کیا کہ مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ بات راسخ ہوتی چلی گئی کہ قادیانی مسلمانوں سے علیحدہ ایک قوم ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں کی سرگرمیاں بڑھتی چلی گئیں بدقسمتی سے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ سر ظفر اللہ قادیانی کو بنایا گیا، قادیانیوں نے فوج میں اپنا اثر ورسوخ بڑھایا اور کلیدی مناصب پر قبضہ کرلیا۔ ان حالات ایسے تھے کہ مرزا محمود نے بلوچستان کو باقاعدہ قادیانی اسٹیٹ بنانے کا اعلان کردیا۔

حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری قادیانیوں کے ان ناپاک عزائم سے ناواقف نہیں تھے انہوں نے اپنے رفقاء کو جمع کرکے مشاورت کی اور تمام جماعتوں اور مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا اس کے

لئے ایک ایک کے دروازے پر دستک دی، انہیں حضور اکرم ﷺ کی عزت وناموس کا واسطہ دیا اور بالآخر ’’مجلس عمل تحفظ ختم نبوت‘‘ وجود میں آئی اور اس کی قیادت میں ۱۹۵۳ء کی تحریک چلی جس کے بنیادی مطالبات یہ تھے (۱) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ (۲) ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے۔ مجلس عمل نے پورے پاکستان میں جلسے کئے، رائے عامہ کو بیدار کیا، مجلس عمل کے راہنماؤں نے اس وقت کے وزیراعظم خواجہ ناظم الدین سے کئی بار ملاقات کی مگر خواجہ ناظم الدین نے ہر مرتبہ مطالبات کو ماننے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ امریکہ ناراض ہو جائے گا اور وہ امداد نہیں دے گا اور تحریک کو قوت وطاقت سے کچل دیا گیا۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اس تحریک کا پس منظر بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’قیامِ پاکستان کے بعد ملکی حالات بہت کمزور تھے، اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیوں نے اپنے جامہ سے باہر پاؤں پھیلانا شروع کئے، اور پورے پاکستان کو یا کم از کم بلوچستان کو مرتد کرنے کا اعلان کر دیا، اس سے مسلمان مشتعل ہو گئے، ۱۹۵۳ء کی تحریک چلی اور وہی مطالبہ کیا گیا جو علامہ اقبال نے انگریزی حکومت سے کیا تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، لیکن اس وقت کی حکومت پر قادیانیوں کا گہرا تسلط تھا، اس لئے مسلمانوں کے مطالبہ کو ٹھکرا دیا گیا، اور فوج کی طاقت سے تحریک کو کچل دیا گیا، شہیدان ختم نبوت کے خون سے نہ صرف بازار اور سڑکیں لالہ زار ہوئیں، بلکہ دریائے راوی کی موجیں ان لاشوں کو مدفن بنیں۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت اگرچہ کچل دی گئی، لیکن اس سے قادیانیت کو اپنی قدر و قیمت معلوم ہو گئی، اور اس کا غلغلہ تھم گیا، نیز قدرت کی بے آواز لاٹھی نے ان تمام لوگوں سے انتقام لیا جنہوں نے تحریک ختم نبوت سے غداری کی تھی، خواجہ ناظم الدین صاحب، ظفر اللہ خان قادیانی کو وزارت خارجہ سے الگ کرنے پر آمادہ نہ تھے، قدرت نے قادیانی وزارت خارجہ کے ساتھ خواجہ ناظم الدین کی وزارت عظمیٰ پر بھی خطِ تنسیخ کھینچ دیا، خواجہ صاحب بڑے بے آبرو ہو کر کوچۂ وزارت سے نکلے۔ اور آخر تک ان کا سیاسی وقار بحال نہ ہو سکا، پنجاب سے دولتانہ حکومت رخصت ہوئی، اور پھر کبھی اس کو حکومت کا خواب دیکھنا نصیب نہ ہوا۔‘‘ (تحفہ قادیانیت جلد سوم ص ۴۸۰، ۴۸۱)

۱۹۵۳ء کی تحریک بظاہر ناکام ہو گئی مگر حقیقت یہ ہے کہ تحریک اپنے مقاصد کے اعتبار سے کامیاب ہوئی اس تحریک کے مطالبے کو تسلیم نہیں کیا گیا لیکن خواجہ ناظم الدین اور ظفر اللہ کی وزارتیں بھی گئیں اور ان کی وزارتوں کے تمام محافظ بھی اللہ کی بے آواز لاٹھی کا نشانہ بنے۔ قادیانی جو منہ زور گھوڑے پر سوار تھے، انہیں اپنی حقیقت معلوم ہو گئی اور ان کی سازشوں کو لگام دے دی گئی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس تحریک نے عوام میں قادیانیوں کے بارے میں شعور پیدا کیا اور انہوں نے قادیانیوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جو ایک سازشی

ٹولے کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ۱۹۷۴ء میں ایک بار پھر قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی۔ ۲۹؍مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ اسٹیشن پر پیش آنے والا سانحہ اس تحریک کی بنیاد بنا۔

کسے خبر تھی کہ یہ سانحہ اور واقعہ ایک عظیم الشان فیصلے کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ دشمنوں نے تو اپنی طرف سے شرانگیزی کرنے اور فتنہ وفساد پھیلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں سے خیر نکالی۔ اس واقعہ نے مسلمانوں کے ایمانی جذبات کو ہوا دی، ان کے دلوں کو جھنجھوڑ ڈالا، وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہوئے، پوری قوم حضور اکرم ﷺ کی عزت وناموس اور آپ ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ایک ہوگئی اور پوری قوم نے متحد ہوکر خواہ کسی بھی طبقے سے اس کا تعلق ہو، ایسی عظیم الشان تحریک چلائی کہ ملت اسلامیہ شاید ہی اس کی کوئی نظیر پیش کرسکے۔ ۲۹؍مئی تا ۷ستمبر تقریباً سو دن بنتے ہیں، مگر برصغیر کی تاریخ میں یہ سو سال کے برابر ہیں۔ قوم کے مطالبے پر اس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے یہ مسئلہ قومی اسمبلی کے حوالے کیا کہ وہ اس پر غور وفکر کر کے تجویز کرے کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہئے۔ قومی اسمبلی جو فیصلہ کرے گی پوری قوم کے لئے وہ قابل قبول ہوگا۔ بھٹو صاحب عوامی لیڈر تھے، اس لئے وہ چاہتے تھے کہ فیصلہ اس انداز میں ہو کہ کسی کے لئے اعتراض کی گنجائش نہ ہو اور بیرونی دنیا کے لئے بھی وہ قابل قبول ہو۔

اس موقع پر قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر نے ازخود درخواست پیش کی کہ ہمیں بھی اپنا موقف بیان کرنے کا موقع دیا جائے۔ ان کی یہ درخواست منظور کرلی گئی، انہوں نے ۱۸۲؍صفحات پر مشتمل اپنا محضر نامہ پیش کیا، اسے چھاپ کر تمام ممبران قومی اسمبلی میں تقسیم کیا، قادیانی اور لاہوری گروپ نے صرف تحریری طور پر ہی اپنا موقف جمع نہیں کرایا بلکہ تمام ممبران کے سامنے زبانی بھی اپنا موقف پیش کرنے کی درخواست کی، جسے مفتی محمودؒ سے مشاورت کے بعد قبول کرلیا گیا۔ جب ان کی درخواست قبول ہوگئی تو انہیں فکر ہوئی اور انہوں نے بھٹو صاحب سے شکوہ کیا کہ وہاں مولوی ہماری بے عزتی کریں گے، ہم سے الٹے سیدھے سوال کریں گے، اس پر جے۔اے۔ رحیم نے کہا کہ سوال اٹارنی جنرل کے ذریعہ کئے جائیں، اس پر فیصلہ ہوا۔ سوال پیدا ہوا کہ قادیانی اور لاہوری گروپ کے سربراہان اور اٹارنی جنرل تو قومی اسمبلی کا حصہ نہیں تو وہ کس حیثیت سے قومی اسمبلی سے خطاب کریں گے؟ اس کے حل کے لئے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی کا درجہ دیا گیا۔ اس طرح اٹارنی جنرل کے ذریعہ مرزا ناصر اور لاہوریوں پر جرح ہوئی۔ ۵؍اگست ۱۹۷۴ء سے اس خصوصی کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا۔ ۵؍اگست سے ۱۱؍اگست تک ۶؍دن اور ۲۰؍اگست سے ۲۴؍اگست ۵؍دن کل گیارہ دن مرزا ناصر پر جرح ہوئی۔ ۲۷، ۲۸ اگست دو دن لاہوری گروپ کے صدر الدین، عبدالمنان اور مسعود بیگ پر جرح ہوئی۔

مرزا ناصر کو اپنی چال بازیوں اور فریب کاری پر بڑا گھمنڈ تھا، وہ بڑا پرامید تھا کہ ہم تمام ممبران کو چکرا دینے اور ان کی ذہن سازی میں کامیاب ہو جائیں گے، وہ اسمبلی میں بڑے اکڑ کر فاتحانہ انداز میں داخل ہوئے، ان کے ظاہری حلیہ (سر پر عمامہ، چہرے پر داڑھی، بدن پر اچکن) کو دیکھ کر ممبران اسمبلی نے مفتی محمود اور ان کے رفقاء کی طرف معنی خیز انداز میں دیکھا کہ آپ ان نیک لوگوں کو کافر بنانے چلے ہیں۔ تو مفتی محمود رحمہ اللہ نے مسکرا کر کہا کہ صبر کرو، بہت جلد ان کی حقیقت کا پتا چل جائے گا۔ یہی ہوا جب ان پر جرح شروع ہوئی اور سوال و جواب ہوئے تو ہر ایک کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس پوری بحث کے دوران ایک مرتبہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی ممبر نے ان کے حق میں کوئی ایک لفظ کہا ہو، ان سے ہمدردی کا اظہار کیا ہو، کسی بات پر ناراض ہو کر احتجاج کیا ہو، بائیکاٹ تو دور کی بات صرف واک آؤٹ ہی کیا ہو، بلکہ بحث کے آخر میں ممبران اسمبلی نے اپنے جن خیالات کا اظہار کیا وہ خیالات بتا رہے ہیں کہ ان کی رائے قادیانیوں اور لاہوریوں کے حق میں کیا تھی۔

پوری جرح، بیانات، سوال و جواب اور غور و خوض کے بعد قومی اسمبلی کی اس خصوصی کمیٹی نے اپنی رپورٹ وزیراعظم کو پیش کی۔ وزیراعظم پہلے ہی فیصلے کے لئے ۷؍ستمبر کی تاریخ طے کر چکے تھے، چنانچہ ۷؍ستمبر کو قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں خصوصی کمیٹی کی سفارشات پیش کی گئیں اور آئین میں ترمیمی بل پیش کیا گیا۔ وزیر قانون نے اس پر مختصر روشنی ڈالی، اس کے بعد وزیراعظم نے تقریر کی۔

وزیراعظم کی تقریر کے بعد بل کی خواندگی کا مرحلہ شروع ہوا اور وزیر قانون نے بل منظوری کے لئے ایوان کے سامنے پیش کر دیا، تاکہ ہر رکن قومی اسمبلی اس پر تائید یا مخالفت میں رائے دے۔ رائے شماری کے بعد اسپیکر قومی اسمبلی نے پانچ بج کر باون منٹ پر اعلان کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی آئینی ترمیم کے حق میں ایک سو تیس ووٹ آئے ہیں جبکہ مخالفت میں ایک ووٹ بھی نہیں ڈالا گیا۔ اس طرح قومی اسمبلی میں یہ آئینی ترمیمی بل اتفاق رائے سے منظور کر لیا گیا۔

آج قادیانی واویلا کرتے ہیں کہ ہم اس آئین کو کیسے تسلیم کریں جس میں ہماری نفی کی گئی ہے، حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ اس آئین نے تو انہیں ایک قانونی حیثیت دی ہے ان کے وجود کو تسلیم کیا ہے کیوں کہ اس ترمیم سے پہلے ان کا اپنا کوئی وجود نہیں تھا، نہ وہ مسلمانوں میں شامل تھے، نہ دیگر اقلیتوں میں۔ آئین نے ان کی ایک حیثیت متعین کر کے نہ صرف یہ کہ ان کے وجود کو تسلیم کیا ہے، بلکہ انہیں آئینی طور پر حقوق دیئے ہیں کہ وہ ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر اس ملک میں رہ سکتے ہیں۔

دوسری اقلیتوں کی طرح ان کی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی، وہ غیر مسلم

اقلیت کی حیثیت سے اپنے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں، غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے انتخاب لڑ سکتے ہیں، دیگر اقلیتوں کی طرح اسمبلی کا حصہ بن سکتے ہیں، آئین انہیں یہ سارے حقوق دیتا ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ جب وہ مسلمان نہیں اور اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور وہ خود بھی اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ سمجھتے ہیں تو وہ اسلام کا نام استعمال نہیں کر سکتے اور تمام وہ القاب اور الفاظ جو اسلام اور مسلمانوں کے شعائر ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ خاص ہیں ان کو استعمال نہیں کر سکتے، یہ پابندی ہے اور یہ ایک اصولی پابندی ہے اور ہر مسلمان کا یہ حق ہے کہ جو اس کی شناخت کو چھیننے کی کوشش کرے بلکہ مسلمانوں کی شناخت کو اپنے آپ پر چسپاں کرے تو اسے روکے، اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرے، مسلمان جب اپنا یہ قانونی حق استعمال کرتے ہیں تو شور مچایا جاتا ہے کہ ہمارے حقوق کو چھینا جا رہا ہے حالاں کہ قادیانی مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں اور ان کی پہچان چرانے کی کوشش کر رہے ہیں جو قانوناً جرم ہے۔

مگر افسوس آئین کی جس شق کو متفقہ طور پر منظور کر کے آئین کا حصہ بنایا گیا، جس کی پوری امت مسلمہ نے توثیق کی، عدالت عظمیٰ جس کی کئی بار توثیق کر چکی، قادیانی امت اس شق کو نہ ماننے پر بضد ہے اور تمام فیصلوں کو یکسر مسترد کرتے ہوئے خود کو مسلمان کہلانے اور اسلام کا نام استعمال کرنے پر بضد ہے، دنیا بھر میں بغاوت کا کھلم کھلا اظہار کر رہی ہے، خصوصاً آرڈیننس کے بعد اپنی سرگرمیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے انسانی حقوق کی آڑ میں پناہ لینے کی کوشش کر رہی ہے۔ قادیانی دنیا بھر میں اس متفقہ اور جمہوری فیصلے کے خلاف لابنگ کر رہے ہیں اور اسے ختم کرانے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں۔ مغربی عالمی سیکولر لابیوں کی انہیں مکمل پشت پناہی حاصل ہے۔

ان حالات میں تمام مسلمانوں خصوصاً اہل پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ وہ چوکنا رہیں اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور اس دستوری فیصلے کا مسلسل پہرہ دیتے رہیں، جس دن سے یہ فیصلہ ہوا ہے مغربی دنیا اسے ختم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے۔ اس قانون کو بہانہ بنا کر پاکستان کے لئے طرح طرح کی خصوصاً اقتصادی مشکلات کھڑی کی جا رہی ہیں۔ دوسری طرف حکومت میں گھسے ہوئے اور چھپے ہوئے قادیانی اور ان سے ہمدردی رکھنے والے عناصر بھی آئے دن سازشیں کرتے رہتے ہیں لیکن یہ مسلمانوں کی بیداری کا ہی نتیجہ ہے کہ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکے۔ ۷ ستمبر کا دن تجدید عہد وفا کا دن ہے۔

آیئے! آج ہم یہ عہد کریں کہ حضور اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ اور آپ کی ختم نبوت کے دفاع کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر دیں گے مگر اس پر کوئی سمجھوتا نہیں کریں گے اور ان اسلامی دفعات کے خلاف کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ (روزنامہ جنگ ۷ ستمبر ۲۰۲۲ء)

قادیانی جماعت کے متعلق ’’مالی‘‘ کی سپریم کونسل کا فیصلہ

ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

قادیانی جماعت (جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے) کے متعلق ’’مالی‘‘ کے علماء کی قرارداد

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الانبیاء والمرسلین محمد بن عبداللہ وعلیٰ اٰلہ وصحبہٖ اجمعین امابعد!

’’مالی‘‘ میں اسی کے لگ بھگ جید علماء کرام (جو ملک کے طول وعرض اور اطراف وجوانب سے اکھٹے ہوئے) کا قومی ووطنی بنیاد پر ایک علمی اور اہم انٹرنیشنل سطح پر اجلاس منعقد ہوا جس میں ’’مالی‘‘ کے مسلمان کثیر تعداد میں جمع ہوئے اور علمی سوالات وجوابات اور بحث وتمحیص ہوئی اور ’’جماعت احمدیہ‘‘ (جو قادیانیت سے جانی پہچانی اور مشہور جماعت ہے) کے موقف کے متعلق غور وخوض کیا گیا کہ وہ ’’مالی‘‘ کے مختلف اطراف میں اپنے غلط موقف کا پرچار کررہی ہے۔اس کا کیا سدباب ہونا چاہئے۔

اس اجلاس اور میٹنگ میں اس اہم موضوع (یعنی فتنۂ قادیانیت کا راستہ روکنے کے حوالے سے) علمی مجلس منعقد ہوئی اور قادیانی جماعت سے متعلق علمی اوراساسی بنیادوں پر مبنی شرعی دلائل کی روشنی میں بحث کی گئی اوراس اجلاس میں طے پایا کہ ۱۰؍محرم الحرام (یوم عاشوراء) ۱۴۴۴ھ بمطابق ۸؍اگست ۲۰۲۲ء بروز پیر ایک جلسہ عام اور کانفرنس منعقد کی جائے اوراس میں درج ذیل نکات پر مبنی قرارداد پیش کی جائے اور مذکورہ نکات پر مشتمل بیان جاری کیا جائے۔

۱…… جماعت احمدیہ (قادیانیہ) کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں کے عقیدے کے برعکس (جھوٹا) دعویٰ وحی اورنبوت کا کیا ہے جیسا کہ مرزا کی کتابوں مثلاً ’’براہین احمدیہ‘‘ وغیرہ سے ثابت ہے (لہٰذا قادیانی وحی ونبوت کے دعویٰ کی بنیاد پر اسلام اور مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہے) کیوں کہ اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ یہ کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲…… جماعت احمدیہ (قادیانیہ) مسلمانوں کے عقیدہ کے برعکس حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتی۔جب کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے فرمان ’’**ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین وکان اللّٰہ بکل شیٔ علیما**‘‘ (الاحزاب:۴۰) اورنبی کریم ﷺ کے ارشاد عالی ’’**انا خاتم النّبیین لانبی بعدی**‘‘ (بخاری ومسلم) کے مطابق آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان

رکھتے ہیں۔ (لہٰذا احمدی (قادیانی) جماعت اسلام اور مسلمانوں کی جماعت سے الگ ایک جماعت ہے اور خارج از اسلام و مسلمین ہے)

۳...... چوں کہ جماعت احمدیہ (قادیانیہ) حضرت محمد ﷺ کے بعد ایک اور شخص (مرزا غلام احمد قادیانی) کی جھوٹی نبوت پر اعتقاد رکھتی ہے اور اسے نبی مانتی ہے اس لئے تمام بین الاقوامی اسلامی اداروں، جماعتوں اور تنظیموں نے خواہ مکۃ المکرّمہ کی رابطۃ العالم الاسلامی کے ماتحت ہیں یا تمام اسلامی ریاستوں اور سلطنتوں (جو تقریباً ۵۷ ہیں) کے دارالافتاء اور مجمع الفقہ اسلامی (اسلامی فقہ اکیڈمی) ہیں۔ ازاں جملہ ہماری ریاست وسلطنت ''جمہوریہ مالی'' بھی ہے اور ''جامعۃ الازہر'' وغیرہ بھی سب نے جماعت احمدیہ (قادیانیہ) کو خارج از اسلام قرار دیا ہے اور خصوصاً اسلامی جمہوریہ پاکستان نے تو ملک بھر کے علماء کے متفقہ مؤقف کی بنیاد پر جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔

۴...... اسلامی جمہوریہ مالی نے ''صدر موسیٰ تراویؒ کے دور حکومت میں اسلامی مسائل کی تحقیق پر مشتمل (مالی ایسوسی ایشن یونین اینڈ دی اینڈوانسمنٹ آف اسلام) ادارہ کی سفارش پر ''مالی'' کی سرزمین پر ''جماعت احمدیہ'' کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی گئی اور انہیں اس بات کا پابند کیا کہ یہاں اسلام اور مسلمانوں کی وحدت کو منتشر نہ کیا جائے۔

۵...... مذکورہ بالا نکات کی بنیاد پر ''مالی'' کے علماء کی یہ اہم کانفرنس اور ''سپریم اسلامک کونسل'' یہ فیصلہ کرتی ہے کہ ''جماعت احمدیہ'' دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۶...... علماء کا یہ قومی اجلاس ''مالی'' سے تمام مسلمانوں کی سوسائٹی اور معاشرہ سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملک بھر میں اس جماعت احمدیہ (قادیانیہ) کے اسلام کے نام پر ہونے والے کسی بھی کام اور سرگرمی سے اپنے آپ کو دور رکھیں، قطعاً اس میں شامل نہ ہوں جیسا کہ دیگر اسلامی ممالک اور سلطنتوں کا مسلم معاشرہ اور سوسائٹی کا طریقۂ کار ہے (کہ وہ اپنے آپ کو اس فتنہ سے دور رکھتے ہیں)

۷...... علماء کا یہ قومی اجلاس ''مالی'' کے تمام اداروں خصوصاً ''سپریم'' کونسل'' سے مطالبہ کرتا ہے کہ ''مالی'' کے ''مسلم معاشرہ'' اور سوسائٹی کو اس گروہ میں داخل ہونے سے بچائے اور اس امر پر ایک عملہ اور ٹیم تشکیل دے جو مسلم معاشرہ کی ہر وقت حفاظت کرے اور نگرانی رکھے۔

۸...... علماء کا یہ قومی اجلاس ''مالی'' کی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس مؤقف کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وزارت مذہبی امور کی وساطت سے ''دیگر اسلامی ممالک'' اور ''اسلامی ریاستوں'' سے رابطہ رکھ کر (کہ انہوں نے کس طرح ان کا ناطقہ بند کر رکھا ہے؟ اور کس طرح ان سے بائیکاٹ کی مہم جاری کر رکھی ہے؟

اور کس طرح ان سے معاملات رکھتے ہیں؟ اور کس طرح ان کی عبادات اور اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی لگا رکھی ہے؟ وغیرہ وغیرہ) ان کی عبادات ومعاملات اور اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی عائد کی جائے اور ان کی عبادت گاہوں کو مساجد کا نام دینے سے روکا جائے۔

۹...... علماء کا یہ قومی اجلاس مالی کے حکام بالا سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ دیگر اسلامی ممالک کی طرح اس گروہ کی سرگرمیوں پر ملک بھر میں مکمل طور پر پابندی عائد کی جائے اور ملکی واسلامی قانون کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں ان پر قانونی چارہ جوئی کی جائے۔

بیان الموتمر الوطنی للعلماء حول الموقف من الجماعة القادیانیة المسماة بالاحمدیة

الحمدلله رب العالمین، والصلوٰة والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین، محمد بن عبدالله وعلٰی اٰله وصحبه اجمعین. امابعد!فان المؤتمر الوطنی للعلماء باعتباره الجهازالمخول بالفصل فی القضایا الدینیة فی المجلس الاعلٰی الاسلامی فی مالی والمکون من ثمانین عالما مختارین من کل انحاء مالی، قد تلقی الکثیر من الاستفسارات والاستفتاء ات من المجتمع المسلم فی مالی من افراد وجمعیات اسلامیة حول موقف الاسلام من الجماعة المسماة بالجماعة الاحمدیة والمعروفة ایضاً بالقادیانیة، والتی یلاحظ وجود نشآط لها فی مالی فی مناطق مختلفة.

ولاهمیة هذاالموضوع واستجابة لاستفسارات المسلمین فقد کون الموتمر لجنة علمیة لدارسة الموضوع واصدر ورقة تحتوی علی المعلومات الاساسیة عن هذه الجماعة.وعلی ضوء ذالک عقد المؤتمر الوطنی للعلماء جلسة فی مقرالمجلس الاعلٰی الاسلامی فی مالی فی یو م الاثنین عاشوراء ۱۴۴۴ هجری یوافقه ۸/اغسطس ۲۰۲۲ء. واصدر هذا البیان المتضمن للنقاط التالیة:

۱...... مؤسس الجماعة الاحمدیة المسمی غلام احمد میرزا ادعی النبوة وانه یوحی الیه کما فی مؤلفاته مثل براهین احمدیة علی خلاف ما علیه المسلمون انه لانبی بعد محمد ﷺ.

۲...... الجماعة الاحمدیة لا یؤمنون بختم النبوة بمحمد بن عبدالله، بمعنی انه آخر الانبیاء علی خلاف ما علیه المسلمون من تفسیر قوله تعالٰی ”ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النّبیین وکان الله بکل شئ علیما.“ (الاحزاب:۴۰)

وکما قال النبی ﷺ (لانبی بعدی) (البخاری ومسلم)

۳...... الهيئات العالمية الاسلامية اعتبرت الجماعة الاحمدية جماعة خارجة عن الاسلام بسبب اعتقادها بنبوة شخص آخر بعد محمد ﷺ. ومن هذه الهيئات المجمع الفقهى الاسلامى التابع لرابطة العالم الاسلامى فى مكة المكرمة ومجمع الفقه الاسلامى الدولى التابع لمنظمة التعاون الاسلامى والتى ينتمى اليها ۵۷ دولة ومنها دولتنا جمهورية مالى. وكذا الازهر الشريف وغيرها وجعلت دولة باكستان الجماعة الاحمدية اقلية دينية غيرمسلمة بناء على مؤقف علماء البلد.

۴...... جمهورية مالى فى عهد الرئيس موسى تراوريؒ. حظرت نشاط الجماعة الاحمدية على تراب مالى بتوصية من جمعية مالى للاتحاد و تقدم الاسلام، الجهةالوحيدة التى كانت تبت فى القضايا الاسلامية فى مالى وقتئذ.

۵...... بناء على ما سبق فان الموتمر الوطنى للعلماء التابع للمجلس الاعلىٰ الاسلامى فى مالى يقرر ويعتبر الجماعة الاحمدية خارجة عن اطار الاسلام.

٦...... يدعوا المؤتمر الوطنى للعلماء المجتمع المسلم فى مالى الى الابتعاد عن اى نشاط لهٰذه الجماعة باسم الاسلام كما هو الامر فى البلدان الاسلامية الاخرىٰ.

۷...... يدعوالمؤتمرالوطنى للعلماء المجلس الاعلىٰ الاسلامى بهيئاته كلها الى العمل على حماية المجتمع المسلم فى مالى من تغلغل هذه الجماعة فيها.

۸...... ويدعوالمؤتمر الوطنى للعلماء المجلس الاعلىٰ الاسلامى فى مالى الى السعى لدى الحكومة ممثلة فى وزارة الشؤون الدينية والعبادة والعادات الى تنفيذ هٰذا الموقف. وحظر اى استغلال لهٰذه الجماعة لاسم الاسلام فى اسم جمعياتها وانشطتها ومنع تسمية اماكن عبادتها بالمساجد.

۹...... فى حالة اى انتهاک لهٰذا الموقف يدعو المؤتمر الوطنى للعلماء السلطات الى حظر نشاط هذه الجماعة فى البلد بالكلية كما هو الحال فى غالبية الدول الاسلامية.

وصلى الله على النبى الخاتم محمد بن عبدالله وعلى آله وصحبه.

رئيس المؤتمر الوطني للعلماء — د/ سعيد محمد بابا سيلا

المقرر الثاني — أ/ ابراهيم مصطفى جابي

دفتر مرکزیہ ملتان میں ایک عظیم الشان اور ایمان پرور تقریب

مولانا محمد وسیم اسلم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۳؍اگست ۲۰۲۲ء کو بعد نماز مغرب مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان میں ایک عظیم الشان اور ایمان پرور تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کا مقصد ملتان شہر میں تحفظ ختم نبوت کے لئے قائم کمیٹیوں کے نگران حضرات اور ان مشائخ عظام وعلماء کرام کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنا تھا، جنہوں نے گزشتہ سال قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں منعقد ہونے والی عظیم الشان، فقید المثال، تاریخ ساز اور پروقار تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے لئے شب وروز محنت کی۔

ایسی ایمان پرور تقریب کے انعقاد کے لئے تقریباً دس ماہ کا طویل اور صبر آزما مرحلہ طے کرنا پڑا، لیکن بفضل اللہ تعالیٰ وبحمد اللہ تعالیٰ تقریب میں عالمی مجلس کے مرکزی قائدین واکابرین کی تشریف آوری نے مدتوں کی تشنگی کو ایسا سراب کیا کہ طویل عرصہ تک اس کے اثرات ثمر بار رہیں گے۔ ان شاء اللہ العزیز!

۲۴؍اگست ۲۰۲۲ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس طے تھا، امیر مرکزیہ حضرت حافظ ناصر الدین خان خاکوانی، نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہم ملتان میں موجود تھے۔ اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے مولانا حافظ محمد انس نے مرکزی حضرات سے بات کی۔ اجلاس میں شرکت کے لئے اسی روز صبح نائب امیر مرکزیہ، خانوادہ حضرت بنوریؒ کے چشم وچراغ، مخدوم زادہ مولانا سید محمد سلیمان یوسف بنوری مدظلہم، کراچی مجلس کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ اور مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا مفتی خالد محمود مدظلہ نے کراچی سے ملتان تشریف لانا تھا، ان حضرات کی آمد پر مولانا حافظ محمد انس نے تقریب کے لئے اجازت طلب کی، زہے نصیب کہ ملتان کے کارکنان کے بھاگ جاگ اٹھے، تمام مخادیم المکرّمین اطال اللہ عمرہم نے تقریب میں شرکت کا وعدہ فرمایا تو تقریب کے فوری انتظامات اور قائمہ کمیٹی کے نگران حضرات کو اطلاعات کا عمل شروع کیا گیا۔

مغرب کی نماز ملتان کے تمام مدعوین حضرات نے دفتر مرکزیہ کی جامع مسجد ختم نبوت میں نائب امیر مرکزیہ مولانا سید محمد سلیمان یوسف بنوری مدظلہ کی اقتداء میں ادا کی۔ نماز مغرب کے متصل ہی مولانا اسد اللہ ضیاء کی تلاوت کلام پاک سے تقریب کا آغاز ہوا تو مہمانان گرامی کی نشستوں پر موجود عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے درخشندہ ستاروں اور ملتان کے شیوخ الحدیث نے مسجد کے مقدس ماحول کو مشک وعنبر کی طرح معطر

کردیا۔ حضرت امیر مرکزیہ، ہردو نائب امراء، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش، شیخ الحدیث مولانا محمد نواز سیال، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ اور مولانا مفتی خالد محمود کراچی، مولانا محمد عابد مدنی ملتان، قاضی محمد ابراہیم اٹک، مولانا مفتی سمیع اللہ جان پشاور، قاری عبدالرحمٰن رحیمی، مولانا سلطان محمود ضیاء و مولانا مفتی عامر محمود ملتان اور کہروڑپکا سے مولانا منیر احمد ریحان سمیت کئی مہمانان گرامی نے شرکت کی۔ تقریب کی صدارت حضرت امیر مرکزیہ حضرت حافظ پیر ناصر الدین خان خاکوانی مدظلہ العالی نے فرمائی۔ مولانا حافظ محمد انس نے نقابت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے تقریب کی غرض وغایت کو بیان کیا۔ ازاں بعد تمام مہمانان گرامی کی طرف سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ملتان شہر کے حلقہ جات کے نگران حضرات کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کی خوب حوصلہ افزائی فرمائی۔ شیخ الحدیث مولانا کریم بخش اور شیخ الحدیث مولانا محمد نواز سیال مدظلہم کی پیرانہ سالی کے باوجود شب و روز محنت کو خراج عقیدت پیش کیا۔ شرکاء تقریب سے عہد لیا گیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمیشہ اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ آخر میں شاہین ختم نبوت نے ۷ستمبر کو تحفظ ختم نبوت ریلی ملتان کا اعلان فرمایا، جس کی بھرپور تیاری کے لئے تمام شرکاء نے وعدہ کیا۔

تقریب میں پچاس سے زائد حلقہ جات کے نگران حضرات سمیت چند نمایاں کردار ادا کرنے والے معزز حضرات میں شیلڈیں اور کتابیں تقسیم کی گئیں، جن کے نام یہ ہیں: استاذ الحدیث مولانا محمد عابد مدنی خیر المدارس، مولانا مفتی عامر محمود قاسم العلوم، مولانا مفتی عمر فاروق، مولانا مفتی عنایت الکریم، مولانا مفتی شمس الدین، مولانا مفتی رب نواز جامعہ رحیمیہ، مولانا معاذ کریم عمر بن خطاب، مولانا محمد زکریا نواز جامعہ قادریہ حنفیہ، مولانا سلطان محمود ضیاء، مولانا منیر احمد جالندھری، مولانا عبدالرحمٰن قاسمی، کہروڑپکا سے مولانا منیر احمد ریحان امیر عالمی مجلس، جناب امیر ساجد جنرل سیکرٹری کہروڑپکا، دنیاپور سے مولانا صفدر حسین، مولانا حسین احمد جنرل سیکرٹری دنیاپور، مولانا شفیق الرحمٰن، مولانا محمد زبیر، مولانا فاروق احمد، مولانا مفتی محمد آصف، مولانا سعید احمد، مولانا مفتی محمد وقاص، مولانا عبدالرحیم قریشی، مولانا قاری محمد حارث، مولانا قاری عبدالرحمٰن، مولانا محمد رمضان، مولانا منیر احمد جالندھری، مولانا جنید احمد، مولانا حبیب الرحمٰن فیض، مولانا مفتی محمد عدنان کاشف، مولانا عطاء الرحمٰن، قاری عین الرحمٰن، مولانا محمد ابراہیم توحیدی، قاری محمد کاشف، مولانا محمد عثمان قاسمی، مولانا مفتی عتیق الرحمٰن، مولانا قاری محبوب احمد (مرحوم)، مولانا محمد مرسلین، مولانا محمد زبیر، مولانا قاری مظہر فاروق، حافظ محمد وسیم، مولانا فیاض احمد عثمانی، مولانا مفتی اسد محمود، مولانا عبدالحمید، مولانا بلال احمد، مولانا محمد لقمان، مولانا محمد اسماعیل، مولانا احمد اللہ، مولانا غلام رسول، مولانا اسامہ طاہر، قاری عبدالخالق، مولانا سیف اللہ، قاری حفیظ الرحمٰن، مولانا

عبدالرزاق، مولانا عبداللہ مدنی، مولانا عزیز الرحمٰن، مفتی ممتاز احمد، مولانا عبدالغفور عباسی، مولانا مفتی آصف معاویہ، مولانا فیاض الرحمٰن گورمانی، مولانا سعید جلوی، مولانا اسد سلیم، مولانا اسداللہ ضیاء، قاری محمد حسان، مولانا معین الدین، مولانا محمد ادریس انصاری، مولانا محمد ادریس قاسمی، مولانا محمد بلال، مولانا ابوہریرہ، مولانا سعد اشرف مان کوٹ، مولانا محمد عمر حیدر قاسمی، مولانا قاری محمد عمر پھوڑ، مولانا محمد زکریا، مولانا حافظ محمد انس، مولانا محمد بلال، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا محمد عثمان، مولانا محمد امین، جناب عزیز الرحمٰن رحمانی، قاری فاروق احمد تونسوی، حافظ طالب حسین اور جناب محمد رمضان سمیت راقم الحروف بندہ اثیم (محمد وسیم) کو شرف سعادت نصیب ہوا۔

تقریب کا اختتام حضرت الامیر مولانا پیر ناصرالدین خان خاکوانی مدظلہ العالی کی دعا سے ہوا۔

تحفظ ختم نبوت پروجیکٹر کورس شیخوپورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جھبراں ضلع شیخوپورہ میں بکاوش سرپرست مقامی جماعت مفتی محمد شفیق آٹھ مختلف مقامات پر تربیتی پروگرام منعقد ہوئے۔ جن کی اجمالی رپورٹ درج ذیل ہے:

۱۹؍اگست ۲۰۲۲ء کو دس بجے صبح گورنمنٹ ہائی سکول جھبراں میں جناب سر ذوالقرنین پرنسپل سکول ہذا میٹرک کے تقریباً ڈیڑھ سو سے زائد طلبائے کرام میں عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے عنوان پر بذریعہ پروجیکٹر لیکچر ہوا۔ پرنسپل صاحب نے آئندہ بھی ختم نبوت کے لئے ہر قسم کے تعاون کا وعدہ کیا۔ قبل نماز جمعہ فاطمۃ الزہراءؓ فاؤنڈیشن سکول جھبراں میں طلبہ وطالبات میں تعارف ختم نبوت وعقیدہ حیات مسیح علیہ السلام پر گفتگو ہوئی۔ ۱۹؍اگست ۲۰۲۲ء بعد نماز مغرب جامع مسجد صدیق اکبرؓ قصبہ کیلے میں بنگرانی مولانا مختار احمد بعنوان تعارف مہدی علیہ الرضوان وحیات مسیح علیہ السلام کورس منعقد ہوا۔ ۲۰؍اگست ۲۰۲۲ء جناب سر محمد کاشف صاحب کے زیرنگرانی مثالی سکول سسٹم جھبراں میں دس بجے۔ جبکہ سر ذوالقرنین کے زیرنگرانی گیارہ بجے دِن ایجوکیئر پرائیویٹ سکول سسٹم جھبراں بذریعہ پروجیکٹر تعارف نبوت وختم نبوت کے عنوان سے کورس منعقد ہوا۔ ۲۰؍اگست ۲۰۲۲ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد بلالؓ اجنیانوالا میں سید محمد عثمان شاہ ترمذی کے نگرانی میں پروجیکٹر کے ذریعہ کورس ہوا۔ ۲۲؍اگست بروز پیر، دِی ڈان سکول جھبراں میں سر وقاص صاحب زیرنگرانی بوقت اسمبلی سکول تربیتی بیان ہوا۔ جبکہ بعد نماز مغرب جامع مسجد مسندہ وِرکاں میں ختم نبوت کے عنوان پر تفصیلی کورس ہوا۔ تمام نشستوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ ننکانہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے لیکچر دیے، جماعت کا لٹریچر فری تقسیم ہوا۔ الحمدللہ کثیر تعداد میں لوگ مستفید ہوئے۔

یوم تحفظ ختم نبوت اور ردقادیانیت میں ’’نوائے وقت‘‘ کا بے مثال کردار

اداریہ: نوائے وقت

آج ۷ر ستمبر کو ملک بھر میں یوم تحفظ ختم نبوت عقیدت واحترام اور ہمارے پیارے نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حرمت پر کٹ مرنے کے جذبے کے ساتھ منایا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں آج ملک کی مذہبی، سیاسی اور سماجی تنظیموں کے زیر اہتمام تقریبات، سیمینارز اور کانفرنسوں کا جوش وخروش کے ساتھ انعقاد کیا جارہا ہے جن میں ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے حضرت نبی آخرالزمان ﷺ کی شان میں فتنہ قادیانیت کی گستاخیوں کا تذکرہ کیا جائے گا اور اس تناظر میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے والے قومی اسمبلی کے ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کے متفقہ فیصلے پر روشنی ڈالی جائے گی جس کے تحت فتنہ قادیانیت کا مستقل طور پر تدارک کر کے قادیانیوں کو آئینی ترمیم کے تحت غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اس حوالے سے سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کو خراج عقیدت پیش کیا جائے گا جن کے دور حکومت میں متذکرہ آئینی ترمیم کے تحت قادیانی اقلیت قرار پائے۔

متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے متعلق آئینی ترمیم کی متفقہ منظوری کی فضا ہموار ہوئی۔ جس میں مرزا ناصر نے قادیانیوں کے سوا کسی کو بھی مسلمان تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا۔ اس تناظر میں ذوالفقار علی بھٹو سمیت قومی اسمبلی کے تمام مسلم ارکان نے اپنے لئے توشۂ آخرت سمجھتے ہوئے اس وقت کے وفاقی وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ آئینی ترمیم کی متفقہ طور پر منظوری دے دی جس کے بعد سینٹ نے بھی اس آئینی ترمیم کی متفقہ منظوری دی۔ اسی تناظر میں کہا جاسکتا ہے کہ بعض تحریکیں بعض تاریخوں کو تاریخ ساز بنادیتی ہیں۔

اس میں کوئی دورائے نہیں کہ ۱۹۵۳ء میں شروع ہونے والی تحریک ختم نبوت نے ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کے دن کو تاریخ ساز بنایا اور آج ملک میں فتنہ قادیانیت کو فروغ دینے اس کا پروپیگنڈا کرنے یا اس کے پمفلٹ اور کتب تقسیم کرنے کی قانوناً ممانعت ہے۔ آج کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتا اور نہ ہی ان کی کسی عبادت گاہ کو مسجد کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔ اس بنیاد پر اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کی تاریخ میں ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے بے پناہ اہمیت حاصل ہے۔ موجودہ پارلیمنٹ نے بھی متفقہ طور پر ایک قانون منظور کیا ہے جس کے تحت نبی کریم ﷺ کا نام جہاں بھی لکھا اور ادا کیا جائے گا اس کے ساتھ خاتم

النّبیین لکھنا اور کہنا لازم قرار دیا گیا ہے جو ہر مسلمان کی دلی تمنا تھی۔ اسی طرح چودھری پرویز الٰہی نے بھی بطور سپیکر پنجاب اسمبلی، اسمبلی کی نئی بلڈنگ میں سپیکر ڈائس کے اوپر جلی طور پر قرآن کریم کی وہ آیت کندہ کرائی جو خداوند کریم کی جانب سے حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے کی گواہی ہے۔

چوہدری پرویز الٰہی نے پنجاب اسمبلی میں باقاعدہ قانون سازی کے ذریعے نکاح فارم پر دلہا دلہن کے لئے یہ اقرار نامہ بھی درج کرایا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہے کہ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۳ء سے ہی فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے شمع رسالت مآب ﷺ کے پروانوں نے جید علماء کرام مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا مودودی، علامہ ابوالحسنات اور ان کے صاحبزادے امین الحسنات مولانا خلیل احمد قادری کی زیر قیادت تحفظ ختم نبوت کی عظیم تحریک کا آغاز کر دیا تھا۔ اس تحریک میں دس ہزار مسلمانوں نے تحفظ ختم نبوت کی خاطر اپنی جانیں نچھاور کیں اور شہادت کا بلند مقام پایا جب کہ مولانا مودودی، مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی اور مولانا خلیل احمد قادری کو اس تحریک کی پاداش میں سزائے موت سنائی گئی۔ یہ خبر سنتے ہی علامہ ابوالحسنات نے فرمایا کہ یہ تو میرا ایک خلیل ہے، اگر میرے ہزاروں خلیل بھی ہوتے تو نبی کریم، رؤف رحیم ﷺ کے نعلین پاک پر انہیں قربان کر دیتا۔ بعد ازاں تحریک تحفظ ختم نبوت کے جذبے نے ہی تینوں جید علماء کرام کی سزائے موت کے خاتمہ کی راہ ہموار کی۔

شمع رسالت مآب ﷺ کے پروانوں کا ایسا ہی جوش و جذبہ ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں موجزن رہا جس کی بنیاد مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں ۲۲ مئی ۱۹۷۴ء کو پیش آنے والا ایک واقعہ بنا تھا۔ اس روز نشتر میڈیکل کالج ملتان کے کچھ طلبہ معلوماتی اور تفریحی دورے پر چناب نگر کے راستے بذریعہ ٹرین پشاور جا رہے تھے کہ چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے اپنا کفریہ لٹریچر ان میں تقسیم کرنے کی کوشش کی۔ طلبہ نے یہ لٹریچر لینے سے انکار کیا اور ایمانی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے ریلوے اسٹیشن پر ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ طلبہ کا یہ قافلہ جب ۲۹ مئی کو واپسی کے سفر پر روانہ ہوا تو نشتر آباد ریلوے اسٹیشن پر قادیانی سٹیشن ماسٹر نے چناب نگر کے قادیانی سٹیشن ماسٹر کو بذریعہ فون اطلاع دے دی کہ ٹرین کی فلاں بوگی میں نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ سوار ہیں۔

چنانچہ چناب نگر کے سٹیشن ماسٹر نے خلاف ضابطہ ٹرین چناب نگر سٹیشن پر رکوالی جہاں سینکڑوں افراد نے جن میں قادیانیوں کے قصر خلافت کے معتمدین تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ، اساتذہ اور بعض قادیانی دوکاندار بھی شامل تھے، لاٹھیوں، سریوں، ہاکیوں، کلہاڑیوں اور برچھیوں سے مسلح ہو کر ٹرین کی بوگی میں موجود نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ پر حملہ کر دیا جس سے ۳۰ نہتے طلبہ شدید زخمی ہوئے۔

اس واقعہ کا ملک بھر سخت ردعمل ہوا اور دینی جماعتوں کی اپیل پر پاکستان کے مختلف شہروں میں پرجوش ہڑتالوں اور مظاہروں کا سلسلہ شروع ہوگیا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ زور پکڑ گیا۔ اس وقت قومی اسمبلی میں جید علماء کرام مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا مفتی محمود، مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری، پروفیسر غفور احمد اور مولانا عبدالحق بطور رکن قومی اسمبلی موجود تھے جنہوں نے سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے قائدین کا ایک ہنگامی اجلاس بلایا جس میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے لئے مجلس عمل تشکیل پائی۔ اس کے پلیٹ فارم پر منظّم انداز میں تحریک تحفظ ختم نبوت کا آغاز ہوا جب کہ مولانا شاہ احمد نورانی نے قومی اسمبلی کے ۴۴، ارکان کے دستخطوں کے ساتھ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کا بل اسمبلی میں پیش کردیا۔ انہوں نے ۳۰/جون کو مجلس عمل کی متفقہ طور پر منظور کی گئی ایک قرارداد بھی اسمبلی میں پیش کی۔ چنانچہ پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی کا درجہ دے کر بل پر بحث شروع کردی گئی۔ اسمبلی کی کارروائی کے دوران مرزا ناصر احمد اور مرزا صدرالدین کو بھی بلوایا گیا جن پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے جرح کی اور قادیانی قائدین نے اس موقف پر کہ وہ قادیانیوں کے سوا سب کو غیر مسلم سمجھتے ہیں حکومت نے وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ کے ذریعے ایک آئینی ترمیم اسمبلی میں پیش کردی جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تقاضا کیا گیا۔ یہ آئینی ترمیم ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ طور پر منظور کرلی گئی۔ اس ساری کارروائی میں قومی اسمبلی نے اڑھائی ماہ کے عرصہ میں ۲۸، اجلاس بلائے اور ۹۶ گھنٹوں پر مشتمل مجموعی نشستیں ہوئیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ تمام مسالک کی مذہبی اور سیاسی قیادتوں نے قادیانیوں کو آئین پاکستان کے تحت غیر مسلم اقلیت قرار دلانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں اتفاق رائے سے منظور کی گئی آئینی دفعہ ۱۰۶ کی ترمیم کے تحت قادیانی اور لاہوری گروپ کو اقلیتوں کی فہرست میں شامل کیا گیا اور آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ایک نئی شق کا اضافہ کیا گیا جس کے تحت طے کیا گیا کہ ہر فرد جو حضرت نبی آخرالزمان ﷺ کے بعد کسی داعی نبوت کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ہو، وہ آئین اور قانون کے تحت مسلمان نہیں۔

اس آئینی ترمیم کی منظوری وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کی بجاطور پر اپوزیشن کی جانب سے بھی تحسین کی گئی۔ کیوں کہ انہوں نے ۲۴/جولائی کو اعلان کردیا تھا کہ جو قومی اسمبلی کا فیصلہ ہوگا وہ ہمیں منظور ہوگا۔ متذکرہ آئینی ترمیم کی قومی اسمبلی اور سینٹ سے متفقہ منظوری کے بعد بالآخر ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کی رات آٹھ بجے ریڈیو پاکستان نے یہ خبر نشر کی کہ مرزائیوں کو قومی اسمبلی اور سینٹ نے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے۔

معمار نوائے وقت جناب مجید نظامی حضور ﷺ کی حرمت کے تقدس کے جذبے سے سرشار تھے

جنہوں نے نوائے وقت گروپ کو شمع رسالت کے پروانے کی طرح حرمت رسول ﷺ کے تحفظ کے لئے وقف کئے رکھا۔ اسی بنیاد پر وہ فتنۂ قادیانیت سے ٹکرانے والے امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ کے عقیدہ مندوں میں شمار ہوتے تھے اور تحریک ختم نبوت میں نمایاں کردار ادا کرنے والے مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی اور شورش کاشمیری کے ساتھ ان کا نیاز مندی والا رشتہ استوار تھا۔ نوائے وقت گروپ آج بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے قلمی اور علمی جہاد کررہا ہے۔ خدا ہم سب کا ایمان سلامت رکھے اور فتنہ قادیانیت سے وابستہ برگشتہ لوگ راہ ہدایت اختیار کر کے اپنی عاقبت سنوارنے کے قابل ہوں۔　(اداریہ روزنامہ نوائے وقت ۷ستمبر ۲۰۲۲ء)

منگوپیر کراچی میں بیس قادیانیوں کا قبول اسلام

۲۴؍اگست ۲۰۲۲ء بروز بدھ بعد نماز ظہر جامع مسجد بلال میر محمد گوٹھ سلطان آباد منگھوپیر کراچی میں ایک قادیانی فیملی کے بیس افراد نے مرزائیت پر لعنت بھیج کر مولانا مفتی محمد نصراللہ احمد پوری سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گڈاپ ٹاؤن کے ہاتھ پر کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرلیا۔ نومسلمین کے نام درج ذیل ہیں:

۱...... محمد رفیق باجوہ ولد رحمت علی خان، ۲...... محمد کاشف باجوہ ولد محمد رفیق، ۳...... محمد طارق باجوہ ولد محمد رفیق، ۴...... محمد اسد باجوہ ولد محمد طارق باجوہ، ۵...... شجاع احمد ولد محمد کاشف باجوہ، ۶...... سرفراز احمد ولد محمد کاشف باجوہ، ۷...... مصدق احمد ولد محمد کاشف باجوہ، ۸...... ازلان ولد محمد کاشف باجوہ، ۹...... محمد یحییٰ ولد محمد طارق باجوہ، ۱۰...... محمد سمیع ولد محمد طارق باجوہ، ۱۱...... امتل مقیب بنت محمد طارق باجوہ، ۱۲...... علیزہ بنت محمد طارق باجوہ، ۱۳...... صارم احمد ولد محمد اسد باجوہ، ۱۴...... مصباح احمد ولد محمد اسد باجوہ، ۱۵...... ہادیہ نور بنت محمد اسد باجوہ، ۱۶...... تابیہ نور بنت محمد اسد باجوہ، ۱۷...... انانیہ نور ولد بنت محمد اسد باجوہ، ۱۸...... بشریٰ بیگم زوجہ محمد کاشف باجوہ، ۱۹...... رضیہ بی بی زوجہ محمد طارق باجوہ، ۲۰ نادیہ بی بی زوجہ محمد اسد باجوہ۔

مذکورہ بالا نومسلمین کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ مسجد کے در و دیوار ختم نبوت کے نعروں سے گونج اٹھی۔ اس بابرکت تقریب میں مولانا مقبول الرحمٰن، ڈاکٹر محمد شعیب، مولانا اسد الحق، مولانا محمد ارشد، مولانا محمد یونس، مولانا عابداللہ، مولانا فضل ملک، مولانا نظر دین، ڈاکٹر غلام بادشاہ، مفتی محمد یوسف، قاری ظفر اقبال گڈاپ ٹاؤن سمیت کثیر تعداد میں علماء کرام وعوام الناس نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرات نے نومسلمین کے ساتھ ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی بھی کرائی۔ اللہ کریم نومسلم خاندان کو استقامت نصیب فرمائیں۔ آمین!

عظیم الشان تحفظ ختم نبوت ریلیاں، قادیانیت مردہ باد کے نعرے

۷ستمبر ۲۰۲۲ء کوملتان میں عظیم الشان طویل تاریخی ریلی نکالی گئی، مولانا اللہ وسایا نے قیادت کی۔ ہزاروں کی تعداد میں شمع رسالت کے پروانوں کی شرکت۔

شہر، شہر ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھے، تحفظ ختم نبوت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے: مولانا اللہ وسایا۔

بہاول پور میں علماء کی قیادت میں بڑی ریلی، چوک اعظم میں ریلی جلسہ کی شکل اختیار کرگئی، کہروڑپکا میں بھی ریلی کا اہتمام کیا گیا۔

یوم تحفظ ختم نبوت کے موقع پر عظیم الشان تحفظ ختم نبوت ریلیاں نکالی گئیں۔ ملتان میں دفتر مرکزیہ ختم نبوت سے عظیم الشان تحفظ ختم نبوت ریلی نکالی گئی جس کی قیادت شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کی۔ ریلی میں ہزاروں کی تعداد میں شمع رسالت کے پروانوں نے شرکت کی۔ محتاط اندازے کے مطابق دو ہزار موٹر سائیکل پر مشتمل یہ ریلی اپنے مقررہ روٹ پر چلتی ہوئی کمہاراوالا چوک پر اختتام پذیر ہوئی۔ ختم نبوت حلقہ جات کے نگران علماء کرام اپنے اپنے حلقوں سے قافلوں کی صورت میں دفتر پہنچے۔ دفتر میں مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا عنایت الکریم، مولانا عمر فاروق، مولانا حمزہ لقمان سمیت دیگر علماء کرام کے مختصر بیانات ہوئے۔ اس کے بعد دعا سے ریلی کا آغاز ہوا۔ شرکاء نے پلے کارڈ اور بینرز اٹھار کھے جن پر تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے نعرے آویزاں تھے، لوڈر رکشوں اور بڑی لوڈر گاڑیوں پر ساؤنڈ سپیکر لگا کر ختم نبوت کے ترانے چلائے گئے جن سے ملتان شہر کے درودیوار گونج اٹھے۔ مختلف جگہوں پر شرکاء کا شاندار استقبال کیا گیا اور ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں۔ ڈیرہ اڈا چوک میں شرکاء کی شربت سے تواضع کی گئی عاشقان مصطفیٰ نعرے لگاتے ہوئے رواں دواں رہے۔ عیدگاہ چوک پر استقبالیہ کیمپ لگایا گیا تھا جہاں پہنچنے پر شرکاء کو جوس کے ڈبے اور ٹھنڈے پانی کی بوتلیں پیش کی گئیں۔ کڑکڑتی دھوپ میں شرکاء کا جذبہ حب نبوی دیدنی تھا۔ بعدازیں مقررین نے اپنے خطاب میں تحریک ختم نبوت اور ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ سے عوام الناس کو آگاہ کیا۔ علماء نے اس تحریک میں جدوجہد کرنے والے تمام علماء کرام وعوام الناس کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جس طرح پہلے کسی کمزوری کا مظاہرہ نہیں کیا گیا آئندہ بھی ان شاء اللہ کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے قومی اسمبلی ۱۹۷۴ء کے ممبران کے عشق رسالت

مآب ﷺ کو سراہا۔ مزید کہا کہ اب جو بھی تحریک چلے گی وہ قادیانیت کے خاتمہ کی تحریک ہوگی۔ ریلی کے منتظمین کے جانب سے سیکورٹی کے بہترین انتظامات کرنے پر شہر کی پولیس اور دیگر اداروں کا شکریہ ادا کیا۔ چوک کمہاراں والا پہنچ کر شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے اختتامی دعا کرائی اور عاشقان مصطفیٰ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ ملتان کی طرح پورے ملک میں ۷ ستمبر یوم تحفظ ختم نبوت بھرپور جوش وجذبہ سے منایا گیا۔ بالخصوص سرگودھا اور دیگر شہروں میں ریلیاں، سیمینار کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔

کہروڑ پکا میں ۷ ستمبر یوم ختم نبوت کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے موٹر سائیکل ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ ریلی کا آغاز سنہری مسجد چوک ختم نبوت سے کیا گیا ریلی چاندنی چوک غوثیہ چوک حفظ القرآن چوک سے ہوتی ہوئی چوک بخاری پہنچی۔ ریلی میں جے یو آئی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران وکارکنان نے بھرپور شرکت کی۔ ریلی میں شریک عشاق رسول اللہ ﷺ نے قادیانیت کے خلاف بھرپور نعرے بازی کی اور غم وغصے کا اظہار کیا۔ ریلی میں جابجا علماء کرام نے قادیانیت کی ریشہ دوانیوں اور اسلام دشمنیوں پر آگاہی دی۔ چوک بخاری پہنچنے پر امیر ختم نبوت مولانا منیر احمد ریحان، امیر جے۔ یو۔آئی مولانا مفتی محمد عبدالرحمٰن، ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ باب العلوم مولانا حبیب الرحمٰن مدنی، سرپرست جمعیت مولانا سعید خان نے ریلی کے شرکاء سے خطاب کیا اور اختتامی دعا مولانا حبیب الرحمٰن مدنی نے کرائی۔

بہاولپور میں ۱۹۷۴ء میں منکرین ختم نبوت کے خلاف پارلیمنٹ کا متفقہ فیصلہ ایک تاریخی کارنامہ تھا، پاکستانی قوم پارلیمنٹ کے اس تاریخی فیصلہ کو ہمیشہ یادرکھے گی۔ یہ بات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام یوم الفتح ختم نبوت موٹر سائیکل ریلی کے اختتام پر شرکاء سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اسحاق ساقی، جے یوئی آئی کے ضلعی امیر قاری غلام یاسین صدیقی، قاری سیف الرحمٰن، مولانا محمد صہیب ودیگر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ریلی میں شیخ الحدیث مولانا عبدالرزاق، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حاجی محمد شفیع، جے۔ یو۔آئی کے سٹی امیر قاری غلام مصطفیٰ شاہد، قاری محمد اسلم ایڈووکیٹ ودیگر علماء کرام بھی موجود تھے۔

چوک اعظم میں یوم فتح ۷ ستمبر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ریلی کا انعقاد کیا گیا جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء اور کارکنان نے شرکت کی۔ ریلی شہر بھر سے گھومتی ہوئی گول مارکیٹ کے سامنے جلسہ کی شکل اختیار کر گئی جس میں خطیب اسلام مولانا اکرم شہزاد، مولانا سمیع اللہ ربانی، مولانا قاری کفایت اللہ نے خطاب کیا۔ ریلی کی قیادت ضلعی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد حسین نے کی اور ریلی میں کارکنان کی ہزاروں کی تعداد شریک تھی۔ آخر میں مبلغ ختم نبوت مولانا ساجد حسین نے قرارداد یں پیش کی جس کی شرکاء نے تائید کی۔ قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو روکا جائے۔ (روزنامہ اسلام ملتان ۸ ستمبر ۲۰۲۲ء)

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ سیالکوٹ، نارووال

۱۰؍ستمبر ۲۰۲۲ء کو سیالکوٹ میں منعقد ہونے والی کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پندرہ روزہ دورہ پر سیالکوٹ تشریف لائے۔

۲۳؍جولائی ۲۰۲۲ء جامع مسجد ختم نبوت موسیٰ والا ڈسکہ میں جلسہ سے خطاب کیا۔ ۲۴؍جولائی بعد نماز مغرب جامع مسجد حاجی منیب والی دولت نگر جلسہ ہوا مولانا محمد قاسم نے خصوصی شرکت کی۔ جلسہ کا اہتمام مولانا عمر فاروق نے کیا۔ صدارت صوبیدار اللہ رکھا نے کی۔ ۲۵؍جولائی علماء کنونشن مدرسہ انوار الاسلام علی پور چٹھہ میزبان مولانا محمد افضال کھٹانہ۔ بعد نماز ظہر علماء کنونشن جامع مسجد حنفیہ وزیر آباد میزبان قاری مولانا عطاء الرحمٰن تونسوی۔ ۲۶؍جولائی علماء کنونشن مرکز ختم نبوت جامع مسجد ختم نبوت کنگنی والا صدارت مولانا صاجبزادہ عزیز الرحمٰن شاہد۔ مذکورہ بالا تین پروگراموں میں مولانا محمد عارف شامی منتظم تھے۔ ۲۷؍جولائی جامعہ مسجد قاسمیہ حنفیہ نارووال بعد نماز ظہر علماء کنونشن۔ جامع مسجد عثمانیہ جیلانی کالونی بعد نماز عصر بیان۔ جامع مسجد عمر فاروقؓ گاؤں وسایا قلعہ احمد آباد بعد نماز مغرب جلسہ، بیان علامہ نور الحسن و مولانا محمد اسماعیل۔ جامع مسجد عمر ابن خطاب گوجراں والی ڈومالہ خطاب پروفیسر زاہد محمود، مولانا محمد اسماعیل۔ ۲۸؍جولائی بعد نماز فجر جامع مسجد عبدالحمید کھوکھر محلہ ابوبکر پورہ میں درس۔ تلونڈی بھنڈراں طلبہ واساتذہ سے خطاب مدرسہ فیض الاسلام ۱۱بجے صبح۔ جامع مسجد شفاء بدوملہی بعد نماز ظہر خطاب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔ جامع مسجد مدنی تھریال شریف درس و بیان بعد نماز عصر مولانا شرافت حسین۔ جلسہ بعد نماز مغرب جامع مسجد فاروقیہ بدبکے۔ خطاب مولانا شرافت حسین، مولانا عبدالحمید، مولانا محمد اسماعیل۔ ۲۹؍جولائی خطبہ جمعہ مولانا محمد اسماعیل جامع مسجد پہاڑ والی منڈ یکے گورایہ میں دیا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد موتی شاہ آباد اسٹیٹ حاجی پورہ سیالکوٹ میں جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا محمد اسماعیل، علامہ محمد اویس، مولانا عبدالباسط، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا شرافت علی نے بیان کیا۔ صدارت سید محبوب احمد گیلانی نے کی۔ ۳۰؍جولائی بعد نماز عصر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کمال پور چشتیاں میں خطاب کیا۔ صدارت مفتی محمد نعمان پسروری نے کی۔ مہمان خصوصی قاری محمد قاسم پسروری تھے۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد لوہار کے جلسہ میں ہوا۔ علامہ نور الحسن اور مولانا محمد اسماعیل

شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ صدارت قاری محمد قاسم پسروری نے مہمان خصوصی پروفیسر زاہد محمود تھے۔ ۳۱؍جولائی صبح کی نماز کے بعد مولانا محمد اسماعیل جامع مسجد مدرسہ حیات القرآن پسرور میں سیدنا فاروق اعظمؓ کے فضائل ومناقب اور عظیم الشان خدمات پر درس دیا۔ نماز عشاء کے بعد جامع مسجد نور فتح گڑھ میں جلسہ مولانا عزیز الرحمٰن قاسمی کی صدارت میں منعقد ہوا۔

یکم؍اگست کو ملا کمال الدینؒ جو کہ مجدد الف ثانی کے استاذ تھے، کی مسجد میں جلسہ منعقد ہوا۔ ۲؍اگست جامع مسجد نور چنوں دوم میں جلسہ ہوا صدارت مولانا عزیز الرحمٰن قاسمی نے۔ بعد نماز عشاء جامع فاروقیہ چوک امام صاحب میں مولانا حماد انذر قاسمی کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ ۳؍اگست کو جامع مسجد الہدیٰ سیالکوٹ میں قاری عبدالباسط کی صدارت میں پروگرام ہوا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تفصیلی بیان ہوا۔ نعت علامہ اویس نے پڑھی۔ ۵؍اگست خطبہ جمعہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد نور روڈس روڈ سیالکوٹ میں دیا۔

تحفظ ختم نبوت آزادی امن واک سرائے نورنگ

۱۴؍اگست پاکستان کا یوم آزادی ہے، پاکستان کی اصل طاقت اسلام ہے، اسلام ہی کے نام سے پاکستان قائم ہوا، اسلام ہی کے نام پر چل رہا ہے اور اسلام ہی کے نام پر قائم رہ سکتا ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور اس کی اساس میں لا الہ الا اللہ کا جذبہ صادقہ علماء ہی کی وساطت سے رکھا گیا تھا۔ اسی جذبے کے تحت پاکستان کے مسلمان ۱۴؍اگست کو جوش وجذبہ کے ساتھ مناتے ہے۔ اسی سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت نے پاکستان کی آزادی کے موقعے پر ۱۴؍اگست ۲۰۲۲ء کو جامع مسجد مجیدی نورنگ سے ختم نبوت آزادی امن واک کے نام سے ریلی نکالی۔ جس کی قیادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم نشرواشاعت صاحبزادہ امین اللہ جان اور مولانا شبیر احمد حقانی کررہے تھے۔ آزادی امن واک نے بازار کے مختلف شاہراہوں سے ہوتے ہوئے ختم نبوت چوک نورنگ میں بڑی جلسے کی صورت اختیار کرلی۔ ختم نبوت چوک میں مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے آزادی کے موضوع پر مغز بیان کیا۔ آخر میں ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان نے اسلام اور پاکستان کی امن وسلامتی کے لئے خصوصی دعائیں مانگی۔

ختم نبوت کانفرنس عیدگاہ شیخوپورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ کے زیر اِہتمام مرکزی جامع عیدگاہ مین بازار شیخوپورہ

میں بصدارت اُمیرسٹی مولانا قاری محمد ابوبکراور نائب امیر مولانا عبدالوحید وقاص ۲ستمبر۲۰۲۲ء بروز جمعۃ المبارک بعداَزنمازمغرب بسلسلہ ۷ستمبر یوم ختم نبوت واِستحکام پاکستان کانفرنس کا انعقاد ہوا، جس کی نگرانی مولانا ضیاء الرحمٰن سیال خطیب مسجد ہذانے کی جبکہ نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ/ننکانہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے انجام دیئے۔کانفرنس کا آغاز مولانا قاری عبیدالرحمٰن (صدرمدرس جامعہ فاروقیہ شیخوپورہ) نے کلام پاک کی تلاوت سے کیا،نعتیہ کلام قاری محمد شہباز (جوئیانوالاموڑ) اور جناب حسن افضال صدیقی (لاہور) نے پیش کیا۔حضرت مولانا ابوعمارزاہدالراشدی مدظلہ (گوجرانوالا) مولانا علامہ شاہنواز فاروقی (گوجرانوالا) اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھاکے امیر مولانا نورمحمد ہزاروی کے بیانات ہوئے۔ضلع بھرسے کثیر تعدار میں علماء ومشائخ بمع قافلوں کے شریک ہوئے۔الحمدللہ شرکائے کانفرنس کے اِزدہام کے پیش نظرآئندہ سال کانفرنس کومزید وسیع مقام پر منعقد کرنے کا عزم کیا گیا۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے امیر قاری محمد ابوبکر کے اِختتامی کلمات واِظہارتشکر کے بعدمحترم جناب قاری محمد الیاس (خطیب جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ) کی پُرسوز دُعاکے ساتھ کانفرنس اِختتام پذیرہوئی۔

حضرت امیر مرکزیہ وشاہین ختم نبوت کا تبلیغ دورہ مانسہرہ

۱۸/اگست ۲۰۲۲ءکو ڈیبگراں میں بعدنمازعصرتاجدارختم نبوت چوک کا افتتاح بدست مبارک مولانا اللہ وسایا ہوا۔جس میں اہل علاقہ کی کثیرتعداداورمقامی علماء کرام کے علاوہ ساسی وسماجی شخصیات نے بھرپورشرکت کی۔اسی روز بعدنمازمغرب مرکزی جامع مسجد ڈیبگراں میں سالانہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقادکیاگیا۔جس میں مولانا اللہ وسایااور شیخ الحدیث مولانا غلام فرید نے بھی خطاب کیا۔سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولاناطیب مبلغ اسلام آبادنے انجام دیئے۔

۱۹/اگست۲۰۲۲ءبروزجمعہ مرکزی جامع مسجدایبٹ آبادروڈمانسہرہ میں سالانہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقادکیا گیاجس کی صدارت امیرمرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پیرطریقت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی نے فرمائی جب کہ مولانا اللہ وسایا اور مولانا شیخ الحدیث مولانا غلام فرید نے خطاب فرمایا۔بعدنمازعصردفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت واقع مدینہ مارکیٹ ایبٹ آبادروڈ مانسہرہ کا افتتاح بدست مبارک مولانا اللہ وسایاہوا۔جس میں امیرعالمی مجلس ضلع مانسہرہ مفتی وقارالحق اورشہرکی مختلف سماجی وسیاسی شخصیات اور جملہ اراکین تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس مانسہرہ اورشہریوں کی کثیرتعداد نے شرکت کی۔تمام پروگرام تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس مانسہرہ کے زیراہتمام ہوئے۔نقابت مولانامحمدطیب نے کی۔

مولانا خواجہ خان محمد صاحب
چلو چلو سلیمان پورہ اسٹیڈیم ٹوبہ بھلوال چلو
13 اکتوبر 2022 بروز جمعرات بعد نماز مغرب
6 ویں سالانہ
تحفظ ختم نبوت کانفرنس
خواجہ عزیز احمد صاحب
اللہ وسایا
محمد امجد خان
عبدالواحد قریشی
مرکزی رہنما
شاہد مسعود
مناظر اہلسنت
نور محمد ہزاروی
طاہر مسعود
محب اللہ صاحب
محمد اکرم طوفانی
خالد عابد
عبدالوحید شاہ
یعقوب احسن
محبوب الحسن طاہر
ابرار احمد
مسعود الحسن
سیف اللہ
ظہور احمد
عبدالرشید
احمد سعید
اکرام اللہ
محمد راشد
قاری سید انوار الحسن شاہ بخاری
حافظ عبدالباسط حسانی
مولانا محمد قاسم گجر صاحب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھلوال
0306-0430409
0300-6066525
0323-6102686
0321-6063485
0303-6631714,0332-4146316,0303-5561802

سرکاری باغ گھوٹکی
ختم نبوت کانفرنس
تاجدارِ نبوت
چوتھی سالانہ
15 اکتوبر 2022 بروز ہفتہ
بعد نماز ظہر ان شاء اللہ
طعام کا بندوبست ہوگا
محبوب العلماء والصلحاء
پیر محمد ناصر الدین خان خاکوانی
اللہ وسایا
عبد المجیب قریشی
عبد الصمد ہالیجوی
خلیل احمد شاہ
عبد القیوم ہالیجوی
سہیل احمد دینپوری
راشد محمود سومرو
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی
0300-3268334
0301-2893188

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

فرما گئے یہ ھادیؐ — تاجدارِ ختمِ نبوۃ زندہ باد — لانبی بعدی

بمقام مُسلِم کالونی چناب نگر

بتاریخ 27 - 28 اکتوبر 2022

بروز جمعرات، جمعۃ المبارک

41 ویں 2 روزہ سالانہ عظیمُ الشّان

ختمِ نبوّۃ کانفرنس

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حافظ حضرت مولانا محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب

صاحبزادہ پیرِ طریقت مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ، ولی ابن ولی

حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

عُنوانات

توحیدِ باری تعالیٰ — عقیدہ ختمِ نبوت — سیرت خاتم الانبیاء ﷺ

حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام — عظمتِ صحابہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم — اتحادِ امتِ محمدیہ

اور ظہورِ امام مہدی علیہ الرضوان

پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ

جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

شعبہ نشر و اشاعت — عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300-7314337
0300-4304277
0301-7972785

قیمت فی شمارہ -/20 روپے — قیمت سالانہ -/240 روپے